REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۲۶ شمارہ ۲۳

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516

اخبار احمدیہ

قادیان ۶ احسان (جون) سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق مورخہ ۳۰ مئی ۷۷ء کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:
"حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ"۔
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۶ احسان (جون)۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔
الحمد للہ

۲۱ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ | ۹ احسان ۱۳۵۶ ہش | ۹ جون ۱۹۷۷ء

مرکزِ سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیرِ انتظام پہلے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

اور
عہدیداران و اراکینِ مجلس کی دیرینہ آرزوؤں کی تکمیل

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور پریس رپورٹر

قادیان ۳۰ مئی ـــــ الحمد للہ کہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے پہلے ایک روزہ سالانہ اجتماع کی تقریبات اسلامی شعار اور جماعتی روایات سے معمور انتہائی سادگی اور وقار کے ماحول میں آغاز پذیر ہو کر خصوصی تائیدات و نصرتِ الٰہی کے ماتحت غایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ انجام تک پہنچیں۔ اور یوں مقامی عہدیداران و اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک دیرینہ آرزو مجسم تعبیر بن کر ان کے سامنے آئی۔ ثم الحمد للہ۔

گو تقسیمِ ملک سے قبل قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات ہر سال باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوا کرتے تھے اور ان کی شان و شوکت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ مگر بعد از تقسیمِ ملک ایک عرصۂ دراز تک ایسے اجتماعات کی کمی شدت سے محسوس کی جاتی رہی۔ ہم محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تہِ دل سے ممنون ہیں کہ محترم موصوف نے انعقادِ اجتماع سے متعلق نہ صرف یہ کہ ہماری درخواست پر اجازت و منظوری مرحمت فرمائی بلکہ اجتماع کے پروگرام کی تفصیلات طے کرنے سے لے کر اس کے اختتام تک کے تمام مراحل میں منتظمین کی اپنے گراں مایہ مشوروں اور بیش قیمت نصائح کے ذریعہ رہنمائی و حوصلہ افزائی بھی فرماتے رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی بھی خصوصی شکریہ اور ہدیۂ تہنیت کے مستحق ہیں کہ موصوف نے اپنے مختصر سے عرصۂ قیادت میں عہدیداران و اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کی اس دیرینہ آرزو کا ادراک کر کے ذاتی دلچسپی، مستعدی و جانفشانی اور اپنی انتھک مساعی کو بروئے کار لاتے ہوئے تیس سالہ زمانۂ درویشی میں اس نوع کے پہلے سالانہ اجتماع کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ مکرم موصوف کو اجرِ جزیل عطا فرمائے اور آئندہ بھی اس میدان میں اپنی اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے جوہر دکھانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اجتماع کمیٹی کی تشکیل:

انعقادِ اجتماع سے کافی عرصہ پہلے پروگرام کی تفصیلات طے کرنے اور تقسیم کار کی غرض سے درج ذیل اراکین پر مشتمل ایک اجتماع کمیٹی کی تشکیل کر کے محترم صدر مجلس سے اس کی منظوری حاصل کر لی گئی تھی:ـــ

(۱) صدر اجتماع کمیٹی: مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد
(۲) جنرل سیکرٹری: مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر قائد
(۳) پریس رپورٹر: خاکسار خورشید احمد انور
(۴) سیکرٹری مباحثہ و تربیتی اجلاس: مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری۔
(۵) سیکرٹری مقابلہ مشاہدہ و معائنہ اور پیغام رسانی: مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر۔
(۶)۔ نائب سیکرٹری مقابلہ مشاہدہ و معائنہ اور پیغام رسانی: مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید۔
(۷) سیکرٹری علمی مقابلہ جات قبل از اجتماع: مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب قائد۔
(۸) نائب سیکرٹری علمی مقابلہ جات قبل از اجتماع: مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم۔
(۹) سیکرٹری مال: مکرم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب۔
(۱۰) سیکرٹری لاؤڈ سپیکر و برقی انتظامات: مکرم محمد یعقوب صاحب ریڈیو مکینک۔

اجتماع کمیٹی نے اپنی متعدد نشستوں میں اجتماع کے پروگرام کی تفصیلات طے کیں اور انہیں آخری شکل دے کر بغرض حصولِ منظوری محترم صدر مجلس کی خدمت میں پیش کیا۔ چنانچہ محترم موصوف نے معمولی تبدیلی کے ساتھ ان تفصیلات کو منظور فرمایا۔ اور اجتماع کمیٹی کی درخواست پر ہمدردانہ غور فرماتے ہوئے بحیثیت ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان امتحان دینی نصاب میں شریک ہونے والے خدام کی سہولت کے پیشِ نظر مورخہ ۲۲ مئی کو اور خاص اجتماع کے روز یعنی ۲۵ مئی کو ایسے تمام خدام کو آن ڈیوٹی رخصت دیئے جانے کا سرکلر جاری فرمایا جو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف ادارہ جات میں بحیثیت کارکن مختلف نوعیت کی خدمات بجالا رہے ہیں۔
فجزاھم اللہ خیرًا۔

قبل از اجتماع علمی و ورزشی مقابلے:

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے ماتحت قبل از اجتماع منعقد ہونے والے مختلف علمی و ورزشی مقابلوں کے لئے ۲۱ تا ۲۴ مئی کی تاریخیں اور اجتماع کی خصوصی تقریبات کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۵ مئی کی تاریخ مقرر کی گئی تھی۔ اور جملہ ورزشی مقابلے مکرم چوہدری عبد السلام صاحب افسر احمدیہ سپورٹس کمیٹی اور ان کے دیگر معاونین کے زیرِ انتظام گراؤنڈ متصل مسجد ناصر آباد میں منعقد ہونے قرار پائے تھے۔

تحریری امتحان دینی نصاب:

خدا کے فضل سے قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ اہتمام تعلیم القرآن کلاسز جاری ہیں۔ چنانچہ دوران سال خدام الاحمدیہ کے مختلف معیاروں کے لئے جو دینی نصاب مقرر کیا گیا تھا اجتماع کے موقعہ پر مورخہ ۲۲ مئی کو ٹھیک ۸ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں مکرم ناظم صاحب تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کے زیرِ انتظام اس کے تحریری امتحان کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں تقریباً ۱۱۵ خدام نے شرکت کی۔ جنہوں نے محنت، لگن اور خلوص سے تیاری کی تھی۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ احسان ۱۳۵۶ ہش

دو عظیم جانکاہ صدمے

ماہ مئی میں ایک ہی ہفتہ کے وقفہ سے جماعت کو یکے بعد دیگرے دو عظیم صدمے ہوئے۔ پہلے نمبر پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی ۲۳ مئی کو رحلت کا صدمہ ہے اور دوسرا بڑا صدمہ سلسلہ کے جید عالم، کامیاب مبلغ اسلام، قابل مصنف، روحانی بزرگ اور صحابی حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی ربوہ میں ۳۰ مئی کو المناک وفات کا ہے۔ جس کی اطلاع قادیان میں ایسے وقت پر ملی جبکہ اخبار تیار ہوچکا تھا۔ اس طرح گزشتہ پرچہ میں ایک خصوصی ضمیمہ کے ذریعہ یہ اندوہناک خبر احباب تک پہنچائی گئی۔ اپنے مقام اور مرتبہ، ذاتی عظمت و بزرگی اور خدمت سلسلہ کے لحاظ سے دونوں وجود جماعت کے لئے بڑے ہی قیمتی اور نفع رساں تھے۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی دختر نیک اختر ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اپنے اسم گرامی کی طرح آپ ایسا مبارک وجود تھیں جن کی برکتوں کا شمار ممکن نہیں۔ آپ کی عمر شریف ۸۰ سال سے زائد تھی۔ آپ ایک ساعت خدائے بزرگ و برتر کی زندہ ہستی اور اس کے عظیم فضلوں کا کرشمہ تھی۔ اگرچہ آپ کو اپنے بزرگ برگزیدہ باپ کی صحبت اور تربیت میں رہنے کا صرف دس سال کے قریب وقت ملا۔ لیکن باوجود اس نوعمری کے زمانہ کے آپ بے حد زیرک اور زبردست حافظہ کی مالک تھیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی عظیم القدر روایات کا ذخیرہ جماعت کو دیا جو جماعت کا قیمتی لٹریچر اور تاریخ احمدیت کے سنہری ابواب کا حصہ بن گئی ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو دردبھری دعائیں اپنی اولاد کے حق میں فرمائی ہیں۔ اور "آمین" کے مشہور و معروف منظوم کلام میں نہایت درجہ جامعیت کے ساتھ بیان ہوئی ہیں ان میں سے ہر ایک دعا بدرجۂ اتم پوری ہوئی۔ حضور علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۸ برس کی عمر میں حضور ہی کی زندگی میں وفات پاگئے لیکن آپ کے تین صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں جن کو حضور نے اپنی نظم میں پنج تن پاک قرار دیا خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے لمبی عمر پانے والے ہے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے ساتھ ان میں سے چار مقدس وجود تو اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اب ایک ہی مبارک وجود حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ہمارے اندر موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر و صحت میں برکت دے اور آپ کے وجود کو تا دیر ہم میں سلامت رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوجانے والوں کی زندگی کا ایک ایک سال ایک ایک مہینہ بلکہ ایک ایک ساعت خدائی نشانوں کا عظیم مجموعہ رہی۔ ہر ایک کے بچپن سے جوانی اور بڑھاپے کا زمانہ جماعت نے بھی اور سبھی مخالفین نے بھی دیکھا۔ بفضلہ تعالیٰ سبھی نے اپنے اپنے رنگ میں دین اسلام کی خدمت میں نمایاں اور وافر حصہ لیا۔ اس طرح سیدنا و مولانا حضرت پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں "یتزوج و یولد لہ" کے الفاظ میں جو پیشگوئی فرمائی وہ حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کے ساتھ مسیح پاک علیہ السلام کی شادی اور سیدہ ممدوحہ کے بطن سے پیدا ہونے والی مبشر اولاد کے ذریعہ نہایت درجہ عظمت کے ساتھ پوری ہوئی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں فرمایا:—

> "چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا ...... اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان (یعنی سادات کے خاندان۔ ناقل) کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے۔ اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔"
>
> (صفحہ ۶۴ — ۶۵)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اپنی ذاتی قابلیت، خداداد صلاحیت کے نتیجہ میں اپنے سلطان القلم باپ کے بہت سے عظیم القدر اوصاف سے وافر حصہ لیا۔ آپ نہایت درجہ قادر الکلام تھیں۔ آپ کی ہر تحریر میں نظم میں ہو یا نثر میں عام روایات کا بیان ہو یا کسی مخصوص عنوان پر اظہار خیال، ایسی عظمت پائی جاتی ہے جو ہر مطالعہ کرنے والے کو اس امر کا قائل کر لیتی ہے۔

نظام خلافت کے جماعت میں جاری رہنے اس کے ساتھ افراد جماعت کی وابستگی اور ان برکات سے متمتع ہوتے چلے جانے کے سلسلہ میں حضرت سیدہ ممدوحہ کی ایک رؤیا جو بدر میں شائع ہوچکی ہے بڑی واضح اور دقیع ہے۔ اسی طرح قادیان کی مقدس بستی کے ساتھ آپ کو جو دلی محبت تھی اور اس کی مناسبت درویشان قادیان کے ساتھ جس طور پر آپ ہمیشہ ہی نظر شفقت فرماتی رہیں اس کے پیش نظر حضرت سیدہ ممدوحہ کی رحلت ساری جماعت کے لئے بالعموم اور درویشان قادیان کے لئے بالخصوص بھاری صدمہ ہے۔ آپ کے اوصاف حمیدہ اور احسانات عظیمہ اس قدر ہیں کہ کسی ایک صحبت میں بیان ہونے ممکن نہیں۔ ان کا کسی قدر اندازہ ان تعزیتی قراردادوں کے مندرجات سے لگا سکتے ہیں جو بدر کے صفحات میں شائع ہو رہی ہیں۔ اب یہ وجود خدا کو پیارا ہوگیا۔ ہم لوگ آپ کی شب و روز پُرشفقت و رحمت دعاؤں سے محروم رہ گئے۔ ہم خدائی فیصلہ کو شرح صدر سے قبول کرتے ہیں۔ کیونکہ مومن کا مقام رضا بالقضاء ہے۔

دوسرے نمبر پر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری کی وفات کے نتیجہ میں جماعت کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ آپ ۱۹۰۴ء میں پیدا ہوئے تھے اپنی ۷۲ سالہ عمر میں دین کی ایسی شاندار خدمات سرانجام دیں جو رہتی دنیا تک یاد رہیں گی۔ اور ان گراں قدر خدمات کی فہرست جس قدر طویل ہے اسی قدر ایمان افروز اور دلچسپ بھی ہے۔ آپ کا نمونہ بھی احمدیوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ سن شعور کو پہنچتے ہی آپ نے عملی میدان میں قدم رکھا اور عمر بھر تبلیغ اسلام اور احمدیت کے پیغام کو اندرون ملک اور بیرونجات میں پہنچانے کے لئے ہر قسم کے قلمی، لسانی اور جانی جہاد میں تادم آخر مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دین اسلام کی ایسی مقبول خدمات بجالانے کی توفیق دی جو بہت سے قابل رشک و لائق ستائش ہیں۔ بہترین مقرر، بہترین مفسر، بہترین مناظر، بہترین واعظ اور خطیب۔ نہایت درجہ متقی عالم باعمل۔ متعدد کتابوں کے مصنف۔ گزشتہ ۲۶½ سال سے لگاتار رسالہ "الفرقان" کی اشاعت کے ذریعہ محض ذاتی شوق اور دلچسپی کے ساتھ قلمی جہاد میں مصروف رہے۔ خلافت ثانیہ کا سارا زمانہ صف اول کے مجاہد کے طور پر گزارا۔ اور ایسی گراں قدر خدمات سرانجام دیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے "خالد احمدیت" کے خطاب سے نوازا۔ خلافت ثالثہ میں بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے قرب اور حضور کے ارشادات کی تعمیل میں ہمہ وقت مصروف رہے۔ آپ کے ایسے ہی بلند پایہ جذبۂ خلوص اور وسیع عملی تجربہ کی بناء پر صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) مقرر فرمایا۔ اور ساتھ ہی وقف عارضی کی تحریک کو حضور انور کے منشاء کے مطابق نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ احباب جماعت میں مقبول بنایا۔ اور ہزاروں ہزار احمدیوں کو اس تحریک کی برکات سے ذاتی طور پر متمتع ہونے کا موقعہ بہم پہنچایا۔ ایسی ہی پُرخلوص خدمات کے نتیجہ میں بارگاہ خلافت میں ہمیشہ ہی خاص قدر و منزلت پائی —!!

حضرت مولانا مرحوم کو بھی قادیان سے بیحد محبت تھی۔ درویشان قادیان سے محبت و الفت ہی کا نتیجہ تھا کہ متعدد بار پاسپورٹ پر قادیان کے جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے اور جلسہ سالانہ کے تقریری پروگرام میں حصہ لیا۔ ایک دفعہ رمضان المبارک کا سارا مہینہ ہی قادیان کی برکات سے مستفید ہونے کے لئے اپنے ایک عزیز بیٹے کے ساتھ اس مقدس بستی میں گزارا۔ اور ہم درویشان کو سارا ماہ قرآن مجید کے درس سے شادکام فرماتے رہے۔

آپ راقم الحروف کے قابل صد احترام استاد تھے۔ زمانۂ طالب علمی میں بھی خاکسار پر خصوصی توجہ فرماتے رہے۔ اور ملکی تقسیم کے بعد جب قادیان سے اخبار بدر کا اجراء ہوا اور راقم الحروف کو شروع ہی سے اس کی خدمت بجالانے کی سعادت ملی تو ہر ممکن موقعہ پر آن مرحوم نے راقم الحروف کی ہمیشہ ہی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور اخبار بدر کو بھی گراں قدر نگارشات سے نوازتے رہے۔ بلکہ اپنی وفات سے صرف چند روز قبل ربوہ سے آنے والے ایک مہمان کے ہاتھ ماہ مئی کا تازہ پرچہ الفرقان بھی راقم الحروف کو ارسال فرمایا اور ساتھ ہی اپنے ہاتھ سے ایک گرامی نامہ بھی ارسال فرمایا جس میں اپنی کمزوری صحت کا ذکر کرکے اخبار بدر میں دعا کا اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ اس کی تعمیل میں گزشتہ سے پیوستہ بدر کے آخری صفحہ پر آپ ہی کے الفاظ میں یہ درخواست دعا بھی شائع کر دی گئی۔

عجیب اتفاق ہے کہ ماہ مئی کے الفرقان میں اپنی صحت کے بارہ میں "و اذا مرضت فهو یشفین" کے زیر عنوان جو نفس لکھی وہ ایسی مومنانہ شان کی حامل ہے ... آگے دیکھیں ...

خطبہ جمعہ

ہمارا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ جہنم ایک اصلاحی ادارہ ہے اصلاح کے بعد لوگ وہاں سے نکال لئے جائیں گے

یہ محض ایک فلسفیانہ عقیدہ نہیں بلکہ ایسی حقیقت ہے جس سے خدا کی منشاء اور اسلامی تعلیم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے

ہم سب کا فرض ہے کہ یہ باتیں دُہراتے رہیں اور عمل اور پیار کے ساتھ انہیں اپنی تقریروں اور تحریروں میں بیان کریں

استغفار اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک گھڑی ایک لحظہ کا قہر بھی کسی انسان کے مقدر میں نہ ہو!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۸ امان ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کی جو تفسیر اور شرح کی ہے اس کی روشنی میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ

جہنم ایک اصلاحی ادارہ ہے

یعنی جو اس کے مستحق ٹھہرائے جائیں گے وہ ہمیشہ کے لئے اس میں نہیں رہیں گے۔ بلکہ جوں جوں ان کی سزا پوری ہوتی جائے گی اور اصلاح مکمل ہوتی جائے گی وہ جہنم سے نکالے جائیں گے اور خدا انہیں اپنی جنت میں داخل کرے گا۔ اللہ محفوظ رکھے اگر ہم سوچیں تو جہنم کی تو ایک گھڑی بھی قابلِ برداشت نہیں ہے بہرحال یہ ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے۔

میں اس لئے اس بات سے اپنے خطبہ کو شروع کر رہا ہوں کہ چند دن ہوئے ایک دوست جو احمدی نہیں تھے مجھے ملنے آئے اور انہوں نے ایک بات مجھ سے یہ پوچھی کہ آپ احمدی لوگ یہ عقیدہ کیوں رکھتے ہیں کہ اصلاح کے بعد جہنم سے سارے لوگ نکال لئے جائیں گے۔ اور یہ گویا ایک بہت بڑا اعتراض ان کے دماغ میں جماعت احمدیہ کے خلاف تھا۔ چنانچہ میں نے انہیں اپنے رنگ میں سمجھایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ جہنم کے دروازے ہوا سے ہلیں گے۔ جب کسی عمارت کی ضرورت نہ رہے تو انہیں سمجھانے کے لئے تمثیلی زبان میں اس طرح بات کی جاتی ہے کہ وہاں کوئی دربان ہوگا نہ تالے لگے ہوں گے کہ کوئی باہر نہ نکلے کیونکہ وہاں کوئی ہوگا ہی نہیں سارے اپنی سزا بھگت کر اور اپنے

گناہوں کا کفارہ

ادا کر کے اور اصلاح ہو جانے کے بعد اس مقام کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی جنتوں میں داخل ہو چکے ہوں گے۔

قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ انسان بڑے ہوں یا چھوٹے سب کو اس غرض سے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کریں اور خدا تعالیٰ کی عبادت کے نتیجہ میں اس کے عبد بن کر اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اگر ابدی جہنم کا تصور ہو (جو ہمارے نزدیک غلط ہے) تو یہ مقصد کہ ہر انسان کو، ہر فردِ واحد کو اس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا عبد بن کر اس کی رضا کو حاصل کرے یہ مقصد فوت ہو جاتا ہے انسان نے بہرحال خدا کی رضا کو حاصل کرنا ہے اسی غرض کے لئے اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا ہے خواہ وہ ذاتی محبت کے نتیجہ میں اس دنیا میں خدا کی راہ میں قربانیاں کرنے والا ہو اور دنیا اس کی زندگی جو ایک جنت بنا دے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے وہ خوشی اور بشاشت سے اس دنیوی جہنم کو قبول کرنے والا ہو خواہ وہ اس دنیا میں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنے والا ہو اور خود اپنے لئے تکلیف کے سامان پیدا کرنے والا ہو جس کو دنیا تکلیف سمجھتی ہے وہ خود تو ایسا نہیں سمجھتا۔ مثلاً راتوں کو اُٹھ کے خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا، اسراف نہ کرنا، خدا تعالیٰ کے بندوں کی خیر خواہی میں تکالیف کا برداشت کرنا، جو مال وہ اپنے پر خرچ کر سکتا ہے اس مالِ حلال کو اپنے پہ خرچ نہ کرنا بلکہ اپنے بھائیوں پر خرچ کر دینا یا

دنیا کی فلاح اور بہبود

کے لئے اسے خرچ کرنا، ان لوگوں کے لئے بھی اپنے دل میں تڑپ رکھنا اور سوز رکھنا کہ جن کا اس سے بظاہر دور کا بھی واسطہ نہیں جیسا کہ ہر احمدی کا دل تکلیف برداشت کرتا ہے اگر امریکہ کا انسان تکلیف میں ہو اور اسے اس کا علم ہو جائے یا افریقہ کا انسان تکلیف میں ہو اور اس کا اسے علم ہو جائے۔ غرض کسی کو اس دنیا میں اس زندگی میں تکالیف کا، عذاب کا، دُکھ کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس طرح پر انسان اپنے گناہ سے پاک اور وہ [illegible] مرنے کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور چلا جاتا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ خدا کی رحمت اس کو ڈھانک لیتی ہے۔ کیونکہ اس کے فضل اور اس کی رحمت کے بغیر تو کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوتا۔

اور جو لوگ خدا سے دوری اختیار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت انہیں حاصل نہیں جس مقصد کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے اسے وہ پاتے نہیں، جن راہوں سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے ان راہوں سے وہ بے خبر ہیں۔ اور ان کا وہ انجام نہیں ہوتا جس انجام کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ ان کی اصلاح کی خاطر اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا ہے

استغفار کرنا چاہیئے

اور دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ کا ایک لحظہ، ایک گھڑی کا قہر بھی کسی کے مقدر میں نہ ہو۔ لیکن ایسے لوگ ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کی

خاطر جہنم میں رکھتا ہے۔ پھر جب ان کی اصلاح ہو جاتی ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتے ہیں کیونکہ گناہ کا اثر زائل ہو جانے والا ہے اور جو نیکیاں ہیں ان کا اثر دائم رہتا ہے خدا تعالیٰ نے یہ قانون بنایا ہے ورنہ اس محدود زندگی میں انتہائی نیکیاں کرنے والے کی نیکیاں بھی تو اتنی نہیں ہو سکتیں کہ ابد الآباد تک کے لئے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضا کی جنتوں میں داخل رکھے۔ یہ تو اس کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے اور اسی کے فضل سے ہی ہوتا ہے۔ بہرحال جب گناہ معاف ہو جائیں تو ہر انسان کے اندر شرافت اور نیکی کی جو ایک جڑ ہے وہ ظاہر ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو ایسا بنا دیتا ہے کہ وہ اس کی جنتوں میں داخل ہو اور اس کے پیار سے حصہ لے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتایا ہے کہ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف آیت ۱۵۷) کہ میری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس کی وسعت سے کوئی چیز باہر نہیں۔ پس انسان کے ساتھ، مخلوق کے ساتھ خدا تعالیٰ کا جو تعلق ہے وہ رحمت کی بنیاد پر ہے اللہ تعالیٰ کی جو صفات قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں جن کی ہمیں تعلیم دی گئی ہے ان میں سے بعض صفات ایسی بھی ہیں جن کا ناراضگی کے ساتھ تعلق ہے لیکن وہ بھی رحمت ہی کا حصہ ہیں کیونکہ اس دنیا میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی بہتوں کے لئے اصلاح کا نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ اور بہتوں کے لئے جو باقی رہ جاتے ہیں جن کے لئے اس دنیا میں نہیں کرتی ان کے لئے اس دنیا میں اصلاح کا نتیجہ پیدا کرتی ہے اس واسطے وہ رحمت ہی کا ایک حصہ ہے جس طرح بھیڑیں چرانے والا اس بھیڑ کو جو ادھر ادھر ہو جاتی ہے ڈانٹ کی آواز نکال کر یا اپنی سوٹی دکھا کر اسی راستے پر لے آتا ہے جس پر وہ اپنے گلے کو چرانا چاہتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

کے کامل مظہر تھے ہر نبی اور مامور اور وہ نیک بندے جن سے اللہ تعالیٰ کام لیتا ہے وہ اس کی رحمت کے جلوے ہی ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن رحمت رحمت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک رحمت وہ ہے جو صرف یہود کے قبائل کے لئے تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شکل میں دنیا پر ظاہر ہوئی۔ ایک رحمت وہ ہے جو دوسرے انبیاء کی شکل میں دنیا پر ظاہر ہوئی یعنی خدا تعالیٰ کی رحمت کا ایک محدود جلوہ انہوں نے جذب کیا اور وہ افریقہ میں بسنے والے انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کا موجب بنے اور انہوں نے ان کی خدمت کی اور ان کی خیر خواہی میں اپنی زندگی کو خرچ کیا۔ اور ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جو اس علاقے کی خیر خواہی کے لئے تیار کی گئی تھی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین

ہیں۔ کسی ایک علاقے یا کسی ایک زمانے سے آپ کا تعلق نہیں آپ کامل مظہر ہیں اس خدا کے جس کی رحمت کے احاطہ سے کوئی چیز باہر نہیں آپ کی زندگی کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ عجیب عظمت والا یہ حسن اور احسان رحمت انسان ہے کہ انسان تو انسان کتوں اور بلیوں کے لئے بھی رحمت کی تعلیم دینے والا ہے۔ جن پرندوں کو انسان کی خدمت کے لئے اس غرض سے پیدا کیا گیا تھا۔ کہ وہ ذبح کئے جائیں یا شکار کئے جائیں۔ اور انسان انہیں کھائے ان کے متعلق بھی رحمت کی تعلیم دی کہ دکھ دے کر ذبح نہیں کرنا اور شکار ضرورت سے زیادہ نہیں کرنا۔ دنیا میں ایسے شکار کرنے والے بھی پیدا ہو سکتے ہیں کہ اگر دس پرندوں کی ضرورت ہے تو وہ سینکڑوں بلکہ بعض دفعہ ہزاروں پرندے مارنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرورت سے زیادہ نہیں مارنے کیونکہ تمہیں کھانے کی اجازت دی گئی ہے تمہیں تباہ کرنے اور ہلاک کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں ایسی کوئی اجازت نہیں دی تم اس کے مجرم ہو گے اگر ایسا کرو گے گھر میں پالتو مرغیاں ہوتی ہیں۔

آپ نے دیکھا ہوگا

خصوصاً گاؤں میں کہ اگر کسی کے ہاں مہمان آ جائے تو بعض دفعہ سارا گھر ہی دوڑا پھرتا ہے۔ ایک مرغی کو پکڑنے کے لئے اچھا خاصہ ہنگامہ ہوتا ہے بعض لوگوں کے گھروں میں بندوق بھی ہوتی ہو گی جس سے وہ شکار کر سکتے ہیں۔ لیکن حکم یہ دیا کہ پالتو جانور کو تیر سے یا کسی اور شکار کرنے والے ہتھیار سے (وہ سب اس کے اندر آ جاتے ہیں) نہیں مارنا۔ کیونکہ اگر مثلاً تیر کے ذریعہ سے اس کو بیس گز سے مارا تو بیس گز چل کر اس کے پاس ذبح کرنے کے لئے پہنچنے میں نصف منٹ لگے گا۔ اور یہ نصف منٹ اس جانور کو دکھ میں گزارنا پڑا۔ اس دکھ سے آپ نے اس کی حفاظت کی آدھا منٹ بیس گز پر وہ آدھے منٹ میں پہنچ جائے گا۔ نصف منٹ بھی آپ نے اس جانور کو دکھ میں دیکھنا پسند نہیں کیا جس کے کھانے کی اجازت ہے اس واسطے کہا کہ اس کو پکڑو اور ذبح کرو ذبح کرتے وقت تو ایک سیکنڈ میں تکلیف کا احساس غائب ہو جاتا ہے جس طرح ہمیں ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے شاید تکلیف ہوتی ہی نہ ہو۔ پھر جو جانور نہیں مثلاً درخت ہیں۔ ان کے اندر اپنا ایک زندگی کا احساس ہے۔ ان کو بغیر ضرورت کے کاٹنے کی اجازت نہیں اب ہم بعض دفعہ یہ حسین اور حسن تعلیم بھول جاتے ہیں۔ پس بغیر ضرورت کے درخت کاٹنے کی اجازت نہیں دی گئی ہر چیز جمادات نباتات وغیرہ ہر ایک کے متعلق اسلام کی تعلیم ہے اور اس کے استعمال کو محدود کیا گیا ہے قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کو ہم نے انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس حد تک اس کو استعمال کرنے کی اجازت ہے جس حد تک وہ خدمت کر رہی ہو۔ مثلاً اس وقت امریکہ اتنا امیر ملک ہے کہ بعض دفعہ اخباروں میں یہ آ جاتا ہے کہ اس کی رکابیوں میں، پلیٹوں میں بچا ہوا کھانا اتنا ہے کہ بڑے بڑے ملکوں کی ایک وقت کی غذا پوری کر دیتا ہے۔ اسلام نے اس کی اجازت نہیں دی، اسلام نے یہ کہا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اپنی پلیٹ میں اتنا ڈالو جتنا ختم کر لو۔ ایک لقمہ بھی سالن کا یا کسی اور چیز کا پلیٹ میں نہ بچے اس واسطے کہ جو سالن پک گیا ہے اگر وہ بچ جائے گا تو کسی انسان کے کام آ جائے گا اس کی اجازت دی گئی ہے سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ (الجاثیہ آیت ۱۴) لیکن ضیاع کی اجازت نہیں دی گئی۔ عرب میں بھی دستور تھا کہ ایک اونٹ کو ذبح کرنے کی ضرورت ہوتی تو بڑے فخر کے ساتھ دس کو ذبح کر دیتے صرف اپنی یہ شان ظاہر کرنے کے لئے کہ جی ہمارے پاس اتنی دولت ہے اونٹوں کی شکل میں ہمیں کوئی پرواہ ہی نہیں اسلام نے اس سے بھی منع کیا ہے۔ پس یہ عظمت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ

زندگی کے ہر پہلو کے متعلق

آپ نے تعلیم دی جن چیزوں کا تعلق بطور خادم انسان کے ساتھ تھا ان میں شکر گزار بندے ہونے کی حدود قائم کیں کہ اگر ان حدود سے باہر نکلو گے تو خدا تعالیٰ کے ناشکرے ہو گے۔ اسراف سے منع کیا کھانے میں بھی اسراف سے منع کیا اور انسان کو طیب کی طرف توجہ دلائی اس کا میرے مضمون سے براہ راست تعلق نہیں میں ویسے ہی بتا رہا ہوں اس وقت کھانے کا جو علم تھا وہ لوگ ان چیزوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے تھے اب جو انسانی علم نے ترقی کی ہے تو ہمیں پتہ لگ رہا ہے کہ ہر انسان کے لئے اس کے جسم کے مناسب حال ایک غذا ہے ایک تو انسان کی نوع کے لئے ایک مناسب حال غذا ہے اور جو

مناسب حال نہیں اس سے منع کر دیا۔ مثلاً سؤر نہ کھاؤ تمہارے مناسب حال نہیں لیکن جو نوع انسانی کے لئے مناسب حال غذا ہے اس کی آگے بے شمار قسمیں ہیں ان کے بارہ میں بھی تعلیم دی اور ساتھ یہ تسلیم بھی دی کہ ضیاع نہیں کرنا، غلط استعمال نہیں کرنا کیونکہ اس میں دونوں طرف کا نقصان ہے۔ وہ چیز بھی ضائع جائے گی اور تمہاری صحت پر بھی اس کا برا اثر پڑے گا۔

ہر دو جہان کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت ہیں۔ محض انسان کے لئے نہیں بلکہ ہر دو جہان کے لئے آپؐ کا وجود رحمت ہے اور ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اور آپؐ کے سارے ارشادات کی، جو کہ

قرآن کریم کی تفسیر

ہیں، ہم اتباع کرنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ کی محبت کو پانے کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے کے لئے، اس کے قرب کے حصول کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوہ بنایا گیا ہے۔ آپؐ کو بطور اسوہ کے قائم کیا گیا ہے لیکن دنیا کی اکثریت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس عظمت سے ناواقف ہے اور ہمارے ایمان کے مطابق آج جماعت احمدیہ کو اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ یہ جماعت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چل کر، اس رحمت کا دنیا کے سامنے مظاہرہ کر کے، اس رحمت کو دنیا کے سامنے بیان کر کے، اس رحمت کے مطابق عمل کر کے

دنیا کو اسلام کی طرف لے کر آئے

یہ بڑی ذمہ داری ہے۔ کوئی بات بھی جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی، معمولی اور غیر اہم نہیں۔ مثلاً یہ عقیدہ جو کہ میں نے شروع میں بیان کیا تھا کہ ایک وقت میں جہنم بھی خالی ہو جائے گی۔ یہ محض ایک فلسفیانہ عقیدہ نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے خدا تعالیٰ کی منشاء اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو تعلیم لے کر آئے اس کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ اور ہوں گے مذاہب! جنہوں نے اس حقیقت کو نہیں پہچانا لیکن ایک مسلمان جو قرآن کریم پر غور کرنے والا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپؐ کے اسوہ کو اپنی نظر کے سامنے رکھنے والا ہے وہ یہ جانتا ہے کہ یہ صداقتیں بڑے گہرے اثر رکھنے والی ہیں اور ان کے بغیر ہم دنیا کو اس پاک اور مقدس نبیؐ کے

رحمۃ للعالمین کے جھنڈے تلے

جمع نہیں کر سکتے۔ پس ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں، ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں سب کا یہ فرض ہے کہ یہ باتیں دہراتے رہیں۔ ذکرؔ کے حکم کے ماتحت ایک دوسرے کو یاد دہانی کرائیں۔ اور ہمارے عالم ان چیزوں کو اپنی تقریروں میں بیان کریں اور ان پر مضمون لکھیں، عمل اور جذبہ کے ساتھ۔

جہاں تک میرے دل کا جذبہ اور احساس ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی کا بھی جو یہاں رہنے والا ہے یہی حال ہوگا۔ میں عام طور پر پاکستان میں ہی رہتا ہوں کبھی کبھی دورے پر باہر نکلتا ہوں۔ اگر کسی شخص کو افریقہ میں تکلیف پہنچ رہی ہو تو میرے دل میں ویسے ہی

دکھ کا احساس

پیدا ہوتا ہے جس طرح کہ میرے گھر کے کسی فرد کو تکلیف پہنچے تو ہوتا ہے۔ ان میں میں کوئی فرق نہیں محسوس کرتا۔ بیرون پاکستان سے اپنی تکالیف بیان کر کے ان کے لئے جو لوگ دعاؤں کے خطوط لکھتے ہیں ان میں صرف احمدی مسلمان ہی نہیں ہوتے یا صرف دوسرے فرقوں کے مسلمان ہی نہیں ہوتے بلکہ ایک عیسائی بھی لکھتا ہے کہ میں عیسائی ہوں مجھے یہ دکھ ہے، میں اس تکلیف میں مبتلا ہوں

میرے لئے دعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ میرے دکھ کو دور کرے۔ چنانچہ میں خدا سے کہتا ہوں کہ اے خدا نہ میں اسے جانتا ہوں نہ یہ مجھے جانتا ہے پر میری یہ خواہش ہے کہ یہ تجھے پہچان لے۔ اس واسطے تو اس کے دکھ کو دور کر تاکہ اس طرح اس کو معلوم ہو کہ ایک متصرف بالارادہ اور قادر مطلق ہستی ہے جس کی حکومت اس یونیورس (Universe) اس عالمین میں قائم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان دعاؤں

کو قبول کرتا ہے اور ساری دنیا میں اپنے نشانات ظاہر کر رہا ہے اس لئے کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت

اور عظمت دنیا کے دل میں بیٹھے۔ میں اور آپ ہم سب تو خادم ہیں، ادنیٰ خادم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ لیکن ان ادنیٰ خادموں کے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ نوع انسان کا دل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتا جائے۔ اور اس طرح پر رحمۃ للعالمینؐ کی حقیقت دنیا پر ظاہر ہو، ساری دنیا یہ محسوس کرے کہ اس رحمت سے ہم فائدہ حاصل کر رہے ہیں، اس نعمت سے ہمیں بہت سکھ پہنچ رہا ہے اور اس کی وجہ سے ہم بہت سے دکھوں سے نجات حاصل کر چکے ہیں۔

خدا کرے کہ ہم سب اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے اور خدا کے حضور سرخرو ہونے والے ہوں۔ (؟؟؟)

قطعۂ تاریخ

رحلت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا

نتیجۂ فکر مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفی۔ زیج بہارہ کشمیر

سخنوران جہاں باشمول اہل قلم — شدہ شنیدہ وفاتش بدرد رنج و الم

بزرگ دختر مہدیؑ ہمای ملک سخن — فہیم دین متین مستجاب و فرد اتم

خدا بخلد برینش مدام جای کناد — دگر منور و پر نور قبرشان ہر دم

سرودش دار بقا فتنش بگفت ادیے — بشد ز رحلت نواب مبارکہ بیگم

۲۷ — ۱۳۵۰ + ۴۷ = ۱۳۹۷ ہجری

دگر نمود بیاں باسر لقد مغفور — اگرچہ صدمۂ فرقت گراں نزیست ازاں ہم

۳۰ + ۱۳۲۶ = ۱۳۵۶ ہش

بزود حضرت محمد وعدہ کرد عزم عسلو — چنانکہ اہل بقا سوی حق برفتند ہم

۱۹۷۷ء

بیا بہ در عدن سیفیا کلامش خواں — کہ من ز گنج معانیش بہرہ یاب شدم

اعلان نکاح

مورخہ ۲۰ مئی بروز جمعۃ المبارک بمقام ستار باغ حیدر آباد، خاکسار نے مکرمہ سکندر النساء صاحبہ بنت مکرم سید محبوب صاحب کا نکاح مکرم نسیم احمد صاحب ولد مکرم محمد قاسم صاحب کے ساتھ بعوض مبلغ پندرہ صد روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعث برکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

اس موقعہ پر مکرم سید محبوب صاحب نے اعانت بدر میں ۵/- روپے اور شادی فنڈ میں ۱۵/- روپے اور مکرم نسیم احمد صاحب نے اعانت بدر میں ۸/- روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

خاکسار:
حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد (دکن)

اظہار تشکر و درخواست دعا

مکرم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی اکبر پوری آف کانپور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے ایک رہائشی مکان کے مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائی ہے اس خوشی میں موصوف نے تحریک دریشن فنڈ میں ۵۱/- روپیہ شادی فنڈ میں ۲۵/- روپیہ اور اعانت بدر میں ۲۵/- ادا فرمائے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان پر مزید افضال نازل فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ربوہ میں

نمازِ جنازہ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کی تفصیل

سانحہ ارتحال

جیسا کہ کل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا لمبی بیماری کے بعد ۲۲، ۲۳ مئی کی درمیانی شب کو بارہ بج کر پانچ منٹ پر اپنے چھوٹے صاحبزادہ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی کوٹھی میں جہاں آپ ۱۷ جنوری ۱۹۷۶ء سے قیام فرما تھیں، رحلت فرما گئی تھیں۔ وفات کے وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ (جو کہ حضرت سیدہ مرحومہ کی بڑی صاحبزادی ہیں) کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیشتر افراد موجود تھے۔

غسل اور تجہیز و تکفین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کی بیگم صاحبہ محترمہ کی عمومی ہدایات کے ماتحت صبح پونے تین بجے آپ کو غسل دیا گیا۔ غسل دینے میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی دو صاحبزادیوں یعنی محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم اور محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میجر سید سعید احمد صاحب نے حصہ لیا۔ ان کے علاوہ بیگم صاحبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ، عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد حسین صاحب اور سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبد الغفور صاحب نے بھی اس میں حصہ لیا۔ آپؓ کی خادمات زینب، کوثر اور سلطانہ نے اس سلسلے میں ان کی مدد کرنے کی سعادت حاصل کی۔

جنازہ اٹھانے کا منظر

نماز جنازہ کے لئے چھ بجے شام کا وقت مقرر کیا گیا تھا لیکن چونکہ متعدد بیرونی مقامات سے احمدی بھائیوں اور بہنوں کی آمد کا سلسلہ برابر جاری تھا۔ اور بعض دور کے مقامات سے احباب کی آمد متوقع تھی اس لئے کچھ انتظار کیا جاتا رہا۔ اس عرصہ میں احمدی خواتین بہت بڑی تعداد میں آپ کے مبارک چہرہ کی آخری زیارت کرتی رہیں اور باہر کوٹھی کے لان میں اور بیرونی سڑکوں پر ہزارہا کی تعداد میں احباب جمع ہوتے رہے۔ بالآخر چھ بجے جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ، محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی کوٹھی پر تشریف لائے تو جنازہ اٹھایا گیا۔ جب تابوت کوٹھی کے لان میں لایا گیا تو اس وقت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے افراد اسے اٹھائے ہوئے تھے۔ تابوت ایک چارپائی پر رکھا گیا تھا جس کے دونوں طرف لمبے بانس باندھ دیئے گئے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد اسے کندھا دے سکیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے کندھا دیا جس کے بعد احباب ہزارہا کی تعداد میں کندھا دیتے ہوئے مقبرہ بہشتی کی طرف روانہ ہوئے جبکہ وہ سب زیرِ لب دردمندانہ دعاؤں میں مصروف تھے۔

نماز جنازہ

ساڑھے چھ بجے تابوت مقبرہ بہشتی کے ملحقہ وسیع و عریض میدان میں پہنچا۔ جہاں پر پہلے سے ہزارہا کی تعداد میں احباب موجود تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ کے وقت احباب کی لمبی لمبی ۱۴ صفیں تھیں ان میں مقامی احباب کے علاوہ لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، سیالکوٹ، ملتان، ساہیوال، کیمبلپور، سرگودھا، لائلپور، اور جھنگ کے علاوہ بہت سے دیگر مقامات سے تشریف لانے والے امرائے جماعت، عہدیداران اور دیگر احباب شامل تھے۔ نماز جنازہ کے بعد تابوت اُس چاردیواری میں لے جایا گیا جہاں پر حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر متعدد بزرگوں کے مزار ہیں۔ آپ کا مزار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ ام مظفر رضی اللہ عنہا کے مزاروں کے پہلو میں بائیں جانب بنایا گیا ہے۔ چھ بجکر ۵۵ منٹ پر تابوت لحد میں اتارا گیا۔ لحد میں اسے اتارنے میں حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے علاوہ متعدد امرائے جماعت نے بھی حصہ لیا۔ قبر تیار ہونے کے دوران وقفہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزار حضرت اماں جانؓ و حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ پر دعا کی۔ جس میں چاردیواری میں موجود جملہ احباب شامل ہوئے۔

تدفین مکمل ہونے پر قریباً ساڑھے سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کرائی اور اس طرح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کا جسدِ اطہر سپردِ خاک کر دیا گیا۔

آخری علالت میں خدمت کرنے والے خوش قسمت وجود ــــ!

حضرت سیدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کی طبیعت یوں تو عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز چلی آتی تھی لیکن ۱۹۷۵ء میں آپ کو شدید کمر درد کی تکلیف ہو گئی جس کا اثر ٹانگوں تک جاتا تھا۔ دوران خون میں رکاوٹ پڑ جانے کی وجہ سے آپ کو شدید اعصابی اور دماغی کمزوری محسوس ہونے لگی اس کے ساتھ ہی دیگر مختلف عوارض بھی تقاضائے عمر کے ساتھ لاحق ہو گئے علاج معالجہ کے لئے محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے اپنے رفیق کار مکرم ڈاکٹر قریشی لطیف صاحب کے ہمراہ ہر ممکن کوشش کی اور لگاتار انتھک محنت کے ساتھ جدوجہد کرتے رہے۔ لیکن وقتی افاقہ کے سوا کوئی فرق نہ پڑا اور عوارض بڑھتے چلے گئے حتیٰ کہ فروری ۱۹۷۶ء کے بعد آپ مستقل طور پر صاحبِ فراش ہو گئیں۔ بیماری کے لمبے عرصہ کے دوران جن خوش قسمت وجودوں کو آپ کی خدمت اور تیمارداری کی توفیق حاصل ہوئی ان میں آپ کے صاحبزادہ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب، آپؓ کی بیٹیوں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ و محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ بیگم محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے علاوہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی اور محترمہ طیبہ بیگم صاحبہ بیگم محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کا خاص حصہ ہے۔ انہوں نے رات دن حضرت سیدہ مرحومہ مغفورہ کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب جزائے خیر عطا فرمائے

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ آپ کے بڑے صاحبزادے محترم نواب محمد احمد خان صاحب لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں حضرت سیدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کو آپ کی علالتِ طبع کی وجہ سے خاص طور پر بہت فکر رہتی تھی اور آپ احباب جماعت کو وقتاً فوقتاً ان کی صحت کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک فرمایا کرتی تھیں لہٰذا احباب کو خاص طور پر ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں

حضرت سیدہ مرحومہؓ کی وفات کے معاً بعد ربوہ کے خدام اور جامعہ احمدیہ کے طلباء بڑی مستعدی اور محنت کے ساتھ آپ کی وفات کی اطلاع محلہ جات میں پہنچانے اور پھر اگلے دن نماز جنازہ کے جملہ انتظامات میں مصروف ہو گئے اور بڑے اخلاص کے ساتھ یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حد درجہ مبارک و مقدس وجود کی مطہر روح پر اپنے انوار و برکات کی بے انداز بارش نازل فرمائے، آپؓ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا کرے اور آپ کے جملہ عزیزوں اور ساری جماعت کو ہی اپنے خاص فضل سے صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور آپؓ کی اُن برکات کے سلسلہ کو جن سے جماعت فیض یاب ہوتی تھی، آپؓ کی وفات کے بعد بھی جاری و ساری رکھے۔

آمین یا ربّ العٰلمین۔

(الفضل ۲۴ مئی ۱۹۷۷ء)

درخواست دعا

محترم عبد اللطیف خان صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جائیداد (اراضی) پر ناجائز قبضہ کے نتیجہ میں ایک مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ مخالف ناجائز طریق سے Stay لے آئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ ان کی اپیل admit ہو کر Stay ختم ہو جائے اور انکو ان کا حق مل جائے۔ خاکسار: فضل الٰہی خان درویش قادیان

مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری کی رحلت

پر

صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کی قرار داد تعزیت

رپورٹ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و وکیل الاعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کہ "خالد احمدیت" حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری مورخہ ۳۰ مئی کو اندازاً بعمر تہتر سال پاکستان میں رحلت فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

آپ نے خلافت ہائے ثانیہ و ثالثہ سلسلہ احمدیہ میں نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک مسلسل نہایت ممتاز رنگ میں مختلف طور پر آپ نے خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ متحدہ ہندوستان میں آپ نے اپنی مؤثر اور مدلل تقاریر اور چوٹی کے مسلم علماء اور پادریوں وغیرہ سے مباحثات و مناظرات میں ناموری حاصل کی۔ آپ کے مقابل پر چھا جاتے تھے اور سامعین پر دھاک بٹھا دیتے تھے۔ پھر دوسرے مجاہد کے طور پر ملک فلسطین (حال اسرائیل) میں آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ آپ اس مرکز کے استحکام کا موجب ہوئے جو بمقام کبابیر (حیفا) قائم تھا۔ اور آپ نے بزبان عربی رسالہ "البشریٰ" وہاں سے جاری کیا جو بلاد عربیہ کے علاوہ امریکہ وغیرہ کے عربوں تک پیغام احمدیت پہنچانے کا ذریعہ بنا۔

مجلس فرقان احمد قادیان نے تقسیم ملک سے پہلے غیر مبائعین کی مساعی مخالفانہ کے ابطال کے لئے ایک ماہنامہ "فرقان" جاری کیا تھا۔ آپ اس کے مدیر اور لمبے عرصہ تک اس مجلس کے صدر رہے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ نے ایک ماہنامہ "الفرقان" جاری کیا۔ جو سلسلہ کے اعلیٰ رسائل میں شمار ہوتا ہے اور دلائل صداقت اسلام، تصدیق احمدیت اور ابطال مسیحیت وغیرہ کے بارے ایک قیمتی خزینہ ہے۔ آپ نے درویشان قادیان سے متعلق ایک خصوصی شمارہ بھی شائع کیا تھا۔ آپ کے رشحات قلم "الفضل" و رسائل سلسلہ احمدیہ کی زینت ہوتے تھے۔

جامعہ احمدیہ ثم جامعۃ المبشرین کے پرنسپل کے عہدۂ جلیلہ پر آپ ۱۹۴۴ء سے ایک طویل عرصہ تک قادیان، بعد ہجرت بمقام احمد آباد ثم ربوہ فائز رہے اور اکناف عالم میں پھیلے ہوئے مجاہدین کا ایک کثیر حصہ آپ کے تلامذہ پر مشتمل ہے تائید احمدیت میں آپ کی تصنیف "تفہیمات ربانیہ" اور تردید بہائیت میں "ردّ بہائیت" اور مباحثہ مصر وغیرہ آپ کے علم و فضل کے مرقع اور بہترین یادگار ہیں۔

آپ مجالس افتاء و انصار اللہ مرکزیہ کے بھی رکن تھے۔ سالہا سال تک مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کے صدر رہے۔ خلافت ثالثہ میں وقف عارضی بشمول تعلیم القرآن کے آپ پہلے نائب ناظر اور پھر تا وفات ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد رہے۔

"غفر نقر" احمدیت حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ اور فاضل اجل حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کے اس تلمیذ رشید کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے "خالد احمدیت" قرار دیا تھا۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چوٹی کے علماء اور اہل قلم فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔ آپ کی نیک تربیت کے باعث آپ کے دو فرزندان بھی بطور مجاہدین بیرونی ممالک میں خدمت سلسلہ میں مصروف ہیں۔ آپ زیرک، غیور، دعاگو، عابد اور متوکل علی اللہ بزرگ تھے جن کی زندگی تا دم واپسیں فی سبیل اللہ وقف رہی۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ

ہر سہ مجالس صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید و وقف جدید، جماعتہائے ہندوستان کی نمائندگی میں حضرت مرحوم کے انتقال کے اس قومی صدمہ میں آپ کے خاندان کے غم میں شریک ہیں اور ان کے اراکین دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور مرحوم کو درجاتِ رفیعہ سے نوازے۔ آمین

اعلانات

عرصہ ۲۶ سال سے مرکز قادیان سے اخبار بدر ہفتہ وار شائع ہو رہا ہے۔ اس جماعتی آرگن میں اسلام و احمدیت کا غیروں میں تعارف۔ جماعتی نظریات۔ جماعتی تبلیغی و تربیتی مساعی کا ذکر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات۔ مرکزی تحریکات۔ علمی و تبلیغی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ یہ ہفت روزہ اخبار بارہ صفحات پر شائع ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا وسیع پروگراموں کی اشاعت کے لئے بھی اخبار میں پوری گنجائش نہیں ہوتی اخبار سے بہتر رنگ میں فائدہ اٹھانے کے لئے نظارت نے کچھ عملی اقدامات کا فیصلہ کیا ہے۔ امید ہے جماعتیں اور احباب انہیں ملحوظ رکھیں گے۔

۱۔ روحانی بلند شخصیتوں کی وفات پر کثرت سے جماعتوں و احباب کی جانب سے قرار دادیں تعزیت کے لئے موصول ہوتی ہیں جو ہر ایک عدم گنجائش کے باعث اخبار بدر میں شائع نہیں ہو سکتی۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم فرمودہ صدر انجمن احمدیہ قادیان تمام جماعتوں و احباب کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس لئے ایسے مواقع پر صدر انجمن احمدیہ اور اس کے کلیدی اداروں کی قرار دادیں ہی شائع کی جایا کریں گی۔ جو تمام جماعتوں و احباب کی آئینہ دار سمجھی جانی چاہئیں۔ جماعتیں و احباب خلوص و محبت کے اظہار کے لئے متوفی کے لواحقین کو تعزیتی مراسلات بھجوا سکتے ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش اخبار میں ان کی اشاعت ممکن نہیں ہو سکتی۔

۲۔ تبلیغی و تربیتی جلسوں۔ کانفرنسوں کی رپورٹیں بھی موصول ہوتی ہیں۔ ان کی اشاعت کا طریق یہ ہوگا کہ گنجائش کے موجود ہونے پر پوری رپورٹیں بھی شائع کی جا سکیں گی۔ اور گنجائش کے مطابق رپورٹوں کو اختصار سے بھی اخبار میں شائع کیا جایا کرے گا۔ اور ایڈیٹر صاحب اخبار بدر ہر پرچہ کو خطبات۔ علمی۔ تربیتی۔ تبلیغی مضامین مرکزی تحریکات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جماعتوں کی رپورٹوں کو اختصار سے شائع کیا کریں گے۔

ان گذارشات کے باوجود جماعتیں و احباب بہ التزام کوشش کریں کہ جماعتوں میں منعقد ہونے والے تبلیغی۔ تربیتی جلسوں کانفرنسوں کی رپورٹیں نظارت دعوۃ و تبلیغ کی آگاہی کے لئے تفصیل سے مرتب کر کے بھجواتے رہیں۔ تاکہ ان کی بنیاد پر حضور پُرنور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا جاتا رہے۔ امید ہے کہ احباب و جماعتیں رپورٹوں کی اشاعت کے سلسلہ میں خندہ پیشانی سے نظارت کی گذارشات قبول فرمائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ تاکہ ہمارے قدم ہمیشہ ترقی کی طرف بڑھتے چلے جائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

وصیت

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے ——— سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۲۶۹ : میں حکیم عبد القدوس احمدی ولد حکیم عبد الغنی صاحب مرحوم احمدی قوم شیخ پیشہ حکمت عمر ۹۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن انچولی ڈاکخانہ انچولی ضلع میرٹھ صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے البتہ ایک جائیداد غیر منقولہ بصورت مکان جس کی رقم موجودہ حالات میں مبلغ تیرہ چودہ ہزار روپیہ سے کسی بھی صورت میں کم نہیں ہے۔ میں اس تمام جائیداد غیر منقولہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی کسی قسم کی بھی آمدنی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ایک شخص مسمی حبیب احمد خلف حکیم اللہ عائب مرحوم (غیر احمدی) کے مہر پر ہے وہی میری خدمت بھی کرتا ہے۔ اگر صدر انجمن قادیان مناسب سمجھے تو میری مندرجہ بالا جائیداد میں سے کچھ حصہ بصورت ایک عدد کمرہ کسی طرف کا بھی اسے عنایت فرما دے۔ بصورت دیگر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا جو بھی فیصلہ ہو مجھے منظور ہے۔

العبد ——— عبد القدوس

گواہ شد: ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد قادیان

گواہ شد: شجاع الدین سیکرٹری مال انچولی

قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ کا پہلا اجتماع

(بقیہ صفحہ اوّل)

مقابلہ تقاریر اطفال الاحمدیہ

مورخہ ۲۲ مئی کو ہی بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ اطفال الاحمدیہ کے مابین ایک مقابلہ تقاریر کا انعقاد ہوا جس میں دس بچوں نے حصہ لیا اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کیساتھ شروع ہوئی۔ تقاریر کے لئے "وقت کی پابندی" "ورزش کے فوائد" "اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" اور "سچائی" چار عنوان تجویز کئے گئے تھے اور ہر تقریر کے لئے تین منٹ کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ اس مقابلہ میں ججز کے فرائض محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید اور محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے انجام دیئے۔

ایک عظیم سانحہ ارتحال

۲۳ مئی ۱۹۷۷ء کی المناک شام ایک انتہائی عظیم سانحہ ارتحال کی خبر لے کر آئی اور ایک ہی پل میں تمام ماحول کو سوگوار و افسردہ کر گئی۔ گراؤنڈ میں ورزشی مقابلوں کا پروگرام جاری تھا کہ اچانک منارۃ المسیح کے لاؤڈ سپیکر سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال پُر ملال کی خبر نشر کی گئی۔ پھر کیا تھا؟ چند لمحے پہلے جو میدان کھلاڑیوں اور شائقین کے قہقہوں سے گونج رہا تھا غم کے سناٹوں میں ڈوب گیا اجتماع کے تمام پروگرام تا اطلاع ثانی ملتوی کر دیئے گئے اور تمام احباب اپنے مجروح احساسات اور پژمردہ جذبات کو سینوں میں دبائے نماز جنازہ غائب میں شریک ہونے کی غرض سے مسجد اقصیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔

مقابلہ تقاریر خدام الاحمدیہ

علمی اور ورزشی مقابلوں کے پروگرام جو اس عظیم سانحہ کے باعث ملتوی کر دیئے گئے تھے مورخہ ۲۷ مئی کو پھر شروع ہوئے اور اجتماع کی مخصوص تقریبات کے لئے ۳۰ مئی کا دن مقرر کیا گیا۔ عام ورزشی مقابلوں کے علاوہ مورخہ ۲۸ مئی کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ، خدام الاحمدیہ کے معیار اوّل و دوئم کی تقاریر کے مقابلہ کا اہتمام کیا گیا جس میں معیار اوّل کے نو اور معیار دوئم کے بارہ خدام نے حصہ لیا اجلاس کی کارروائی تلاوت کلام پاک۔ نظم اور خدام الاحمدیہ کے عہد کے ساتھ آغاز پذیر ہوئی۔ اوّل الذکر معیار کے لئے "خلافت کی اہمیت و برکات" "اسلامی اخلاق میں سے کوئی ایک خلق" اور "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کل تین عنوانات تجویز کئے گئے تھے اور ہر تقریر کے لئے ۵ منٹ کا وقت مقرر کیا گیا تھا جبکہ معیار دوئم کے لئے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" "خلفاء حضرت اقدس کی تحریکات میں سے کوئی ایک تحریک" "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" تین عنوانات تجویز کئے گئے تھے اور ہر تقریر کے لئے تین منٹ کا وقت رکھا گیا تھا۔ اس مقابلہ میں دلائل اور طرز بیان کے معیار کو پرکھنے کے لئے ججز کے فرائض محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد نے سرانجام دیئے۔ جزاہم اللہ خیراً۔

مقابلہ معلومات عامہ

مورخہ ۲۹ مئی کو بھی مختلف نوعیت کے ورزشی مقابلے ہوئے جن میں خدام نے پورے ذوق و شوق سے حصہ لیا اور شائقین حضرات نے حسب سابق جوق در جوق گراؤنڈ میں تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اسی روز بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں خدام کی دینی۔ جماعتی اور عام معلومات پر مشتمل ایک مقابلے کا اہتمام کیا گیا جس میں تیرہ خدام نے حصہ لیا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید عہد مجلس اور نظم خوانی کے ساتھ آغاز پذیر ہوئی۔ ججز کے فرائض محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے اور محترم چوہدری بدرالدین صاحب عامل نے انجام دیئے۔

مقام اجتماع کی تزئین اور دیگر انتظامات

۲۸ مئی کو ادھر تو علمی و ورزشی مقابلوں کا سلسلہ جاری تھا اور ادھر متعلقہ منتظمین مقام اجتماع (تعلیم الاسلام ہائی سکول) کی صفائی۔ تزئین اور دیگر انتظامات کے سلسلہ میں اپنی مدد آپ کے اصول کے ماتحت انتہائی محنت اور جاں فشانی کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض کی بجا آوری میں مصروف تھے۔ سکول کے طویل برآمدہ کو باہر کی طرف سے قناتوں سے گھیر کر اندرونی حصہ میں خدام کے بیٹھنے کے لئے فرشی دریوں اور مدعوین احباب کی نشست کے لئے کرسیوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ گرمی کی شدت کے پیش نظر جا بجا برقی پنکھے رکھ دیئے گئے تھے اور تمام حاضرین کو ٹھنڈا پانی مہیا کرنے کی غرض سے پہلے سے ہی وافر مقدار میں برف کا انتظام بھی کر لیا گیا تھا اسی طرح لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی خاطر خواہ تھا اور سکول کے شرقی حصہ میں ناشتہ اور دوپہر کے کھانے کی تیاری کا معقول اور مناسب بندوبست کیا گیا تھا۔

نماز تہجد و فجر کی ادائیگی اور درس

ٹھیک ۳ بجے حسب پروگرام محترم حضرت بھائی اللہ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ اطال اللہ بقاءہٗ کی قیادت میں مسجد مبارک کی چھت پر نماز تہجد ادا کی گئی۔ ساڑھے چار بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر پڑھائی جس کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے ارشادات قرآنی۔ احادیث نبوی ؐ اور ملفوظات حضرت اقدس علیہ السلام پر مشتمل ایک بصیرت افروز درس دیا۔

مزار مبارک پر اجتماعی دُعا

اس روحانی مائدہ سے سیری حاصل کرنے کے بعد تمام خدام باقاعدہ ایک تنظیم کے ماتحت مزار مبارک پر حاضر ہوئے جہاں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ کی معیت میں اجتماعی دعا کی سعادت حاصل کی۔

پی۔ ٹی۔ اور ناشتہ

اجتماعی دعا کے بعد چونکہ سات بجے تک پی۔ ٹی کا پروگرام رکھا گیا تھا اس لئے جملہ خدام گراؤنڈ میں جمع ہوئے اور مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید کی نگرانی میں پی۔ ٹی کے اجتماعی پروگرام میں حصہ لیا۔

ٹھیک سات بجے تمام خدام مقام اجتماع میں وارد ہوئے جہاں منتظمین کی طرف سے پہلے سے ہی دستر خوان بچھا دیئے گئے تھے اور انتہائی سادگی و کفایت شعاری کے ساتھ لذیذ ناشتہ اور چائے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

علمی مباحثہ

اجتماعی ناشتہ اور چائے سے فارغ ہونے کے بعد ٹھیک ۸ بجے اسی جگہ پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی صدارت میں صداقت اور امانت گروپ کے مابین ایک علمی مباحثہ کا آغاز ہوا۔ مباحثہ کا موضوع تھا "سزا تادیب کا مؤثر ذریعہ ہے" اس مباحثہ میں صداقت گروپ کی حیثیت مدعی کی تھی جبکہ امانت گروپ مدعا علیہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ ہر دو گروپوں کی طرف سے چھ چھ مقررین نے اس مباحثہ میں حصہ لیا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ازاں بعد ہر دو گروپس کے مقررین نے یکے بعد دیگرے اپنے مؤقف کی تائید میں تقاریر کیں۔ ججز کے فرائض محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ محترم قریشی منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم اور محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ و ایڈیٹر بدر نے انجام دیئے۔ یہ دلچسپ پروگرام اپنے اندر سامعین کے لئے صرف علمی افادیت کا پہلو ہی نہیں رکھتا تھا بلکہ اپنی گوناگوں رنگ آمیزیوں اور دلچسپیوں کے سبب اُن کی تفریح طبع کا بھی حامل بنا اور یوں سنجیدہ قہقہوں اور مسکراہٹوں سے بھرپور ماحول میں ٹھیک ۹½ بجے یہ مجلس مذاکرہ بخیر و خوبی انجام کو پہنچی۔

۹½ تا ۱۱ بجے تک کا وقت حوائج ضروریہ سے فراغت کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور اس کے معاً بعد ایک تربیتی اجلاس کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ چنانچہ تمام خدام حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر وقت مقررہ سے پہلے ہی جلسہ گاہ میں حاضر ہو گئے۔

تربیتی اجلاس

۱۱ بجے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ جملہ سامعین نے احتراماً کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ محترم موصوف کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد تلاوت کلام پاک سے اس بابرکت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی بعدہٗ خدام نے قائد صاحب مجلس کی قیادت میں کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا۔ اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے مجلس کی سالانہ کارگزاری کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں موصوف نے مختلف شعبوں میں خدام کی حسن کارکردگی اور حوصلہ افزا مساعی کا مختصر الفاظ میں ذکر کیا۔

بعدہٗ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی

نے اپنے مخصوص عالمانہ اور مشفقانہ انداز میں خدام کو ایک بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ محترم موصوف کے اس مربیانہ خطاب کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے بحیثیت صدر اجتماع کمیٹی محترم صدر مجلس محترم جناب ناظر صاحب اعلیٰ محترم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ محترم جنرل سیکرٹری صاحب لوکل انجمن احمدیہ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ۔ جملہ منتظمین و معاونین اور ایسے تمام بزرگان و احباب کا دلی شکریہ ادا کیا جنہوں نے کسی بھی رنگ میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں اپنے بزرگانہ مشوروں اور مخلصانہ تعاون سے خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ جزاہم اللہ خیراً۔

محترم صدر مجلس کا روح پرور خطاب

آخر میں محترم صدر مجلس نے جملہ خدام اور سامعین کو ایک انتہائی بصیرت افروز اور روح پرور خطاب سے سرفراز فرمایا۔ محترم موصوف کا یہ ایمان افروز خطاب عمل اور تلقین عمل کے بسیط و جامع مضمون پر مشتمل تھا۔ جو قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد محترم صدر مجلس نے خدام الاحمدیہ کی حسن کارکردگی پر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے جملہ اراکین مجلس کو اُن کی کامیاب و حوصلہ افزا مساعی پر مبارکباد دی۔ اور فرمایا کہ جذبہ صادق، سچی محنت اور لگن، وقت کا صحیح استعمال اور ہر آن آستانہ الٰہی سے استعانت کرنا ایسے امور ہیں جو کسی بھی انسان کے لئے اپنے مقصد و نصب العین میں کامیاب و کامران ہونے اور مد مقابل سے سبقت لے جانے کے لئے ضروری ہوا کرتے ہیں۔ پس تمام اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اپنے اندر مسابقت کی روح کو پیدا کریں۔ ان کا معیار اخلاق و روحانیت بہت زیادہ ارفع و بلند ہونا چاہئیے اور بشری تقاضوں کے ماتحت اُنہیں اپنے اس اجتماع میں جو کمی بھی دکھائی دے رہی ہے اُسے دور کرنے کے لئے آئندہ کوشاں رہنا چاہئیے۔

قانون قدرت ہے کہ جب تک بندہ تربیت و اصلاح کے ذریعہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرکے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا مورد نہیں بناتا تب تک اللہ تعالیٰ بھی اُس کی اصلاح احوال کی جانب متوجہ نہیں ہوتا۔ پس کوشش مجاہدہ اور محنت انسان کی طرف سے ہونی چاہئیے پھر خدا تعالیٰ اپنے عظیم وعدوں اور قدرتوں کے تحت بندوں کی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرتا چلا جاتا ہے اور اُنہیں اپنے پیار و محبت کے سلوک سے نوازنے لگ جاتا ہے۔

محترم حضرت صدر صاحب مجلس کے اس ولولہ انگیز خطاب کے ساتھ ہی تربیتی اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ جملہ خدام نے نماز ظہر مسجد مبارک میں ادا کی اور پھر اپنی جولان گاہ میں واپس لوٹے۔

دعوتِ طعام

بعد نماز ظہر مقام اجتماع میں ہی جملہ خدام کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں محترم صدر مجلس کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے ناظران۔ نائب ناظران۔ افسران صیغہ جات۔ مربیان اطفال اور بعض دوسرے بزرگان و احباب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ خصوصی مدعوین کے لئے کھانے کا انتظام علیحدہ کمروں میں کیا گیا تھا جبکہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس نے ازراہ شفقت و نوازش خدام کی حوصلہ افزائی اور دلجوئی کی خاطر خدام ہی کے درمیان تشریف فرما رہ کر کھانا تناول فرمایا اور دوران طعام انتظامی امور کی نگرانی کے ساتھ ساتھ خدام کو اپنے گرانقدر ارشادات سے مستفید فرماتے رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مقابلہ مشاہدہ و معائنہ

دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد خدام کی قوت حافظہ کا امتحان لینے کی غرض سے مشاہدہ و معائنہ کے ایک مقابلہ کا اہتمام کیا گیا جس میں قریباً ستر خدام نے انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا۔

مقابلہ پیغام رسانی

یہ مقابلہ بھی خدام کی قوت حافظہ اور احساس فرض شناسی سے تعلق رکھتا تھا۔ صداقت و امانت ہر دو گروپوں کے پندرہ پندرہ خدام اس مقابلہ میں شریک ہوئے ہر گروپ نے اپنے پیغام کو جس رنگ میں آخر تک پہنچایا اُس کی نوعیت حاضرین کے لئے انتہائی دلچسپ اور فکر انگیز تھی اور اس امر کی متقاضی تھی کہ اس میدان میں خدام کو ابھی بہت زیادہ مشق کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک اقتباس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ

پیغام رسانی کے مقابلہ کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی صدارت میں حضرت اقدس علیہ السلام کی تصنیف لطیف "تریاق القلوب" سے اخذ کردہ ایک اقتباس کا مختلف زبانوں میں ترجمہ پیش کئے جانے کی غرض سے ایک اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نے مذکورہ اقتباس پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد عزیزم ثنی احمد سعید صاحب مکرم مبارک احمد صاحب بٹ۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی عزیزم جمیل احمد صاحب ناصر۔ عزیزم محمود احمد صاحب خادم۔ عزیزم رفیق احمد صاحب انور۔ مکرم مولوی محمد علی صاحب۔ عزیزم محمد الیاس صاحب مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد عزیزم سید صباح الدین صاحب عزیزم فاروق احمد صاحب پونچھی۔ مکرم مبشر احمد صاحب مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر عزیزم فاروق احمد صاحب بنگالی۔ مکرم شرافت احمد خان صاحب اور مکرم ظہور احمد صاحب منڈاشی نے علی الترتیب۔ عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ ملیالم تامل۔ کنڑی۔ تلگو۔ اُڑیہ بنگلہ۔ مراٹھی۔ کشمیری۔ بھوجپوری۔ گوجری۔ سنسکرت اور بھدرواہی کل اٹھارہ زبانوں میں اس اقتباس کا ترجمہ پیش کیا۔

نماز عصر کی ادائیگی اور درس حدیث

حوائج ضروریہ اور وضو سے فراغت پاکر تمام خدام مسجد اقصیٰ میں پہنچے جہاں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے نماز عصر پڑھائی اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے اپنے درس میں چند احادیث نبویہ کی روشنی میں خدام کو اُن کی بعض اہم ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلائی۔

والی بال سینیئر اور تقسیم انعامات

بعد نماز عصر گراؤنڈ میں احمدیہ سپورٹس کمیٹی کے سینیئر کھلاڑیوں کے مابین والی بال کا ایک میچ کھیلا گیا اس موقعہ پر محترم صدر مجلس کے علاوہ بہت سے دوسرے بزرگان و احباب نے گراؤنڈ میں تشریف لاکر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

بعد اختتام میچ سالانہ اجتماع سے متعلق تمام علمی اور ورزشی مقابلوں میں امتیاز پانے والے خدام و اطفال کو تقسیم انعامات کی غرض سے گراؤنڈ میں ہی ایک مختصر سی تقریب کا آغاز ہوا۔ جس کی صدارت محترم صدر مجلس نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم قائد صاحب مجلس نے ایک مرتبہ پھر تمام بزرگان و احباب اور جملہ منتظمین و معاونین کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ محترم صدر مجلس نے اپنے دست مبارک سے خدام و اطفال کو انعامات عطا فرمائے اور بعد تقسیم انعامات موقعہ کی مناسبت سے انہیں چند زرین نصائح سے نوازا۔ بعدہ اجتماعی دُعا سے روح پرور اور ولولہ انگیز اجتماع کی تقریبات انتہائی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوئیں۔ اور تمام خدام و اطفال اپنی اپنی سعی اور ظرف کے مطابق اس اجتماع کی گوناگوں برکات سے فیض یاب ہو کر ایک نئے جوش نئے عزم اور نئے ولولے اپنے سینوں میں دبائے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

خدا کرے کہ ہمارا یہ اجتماع ہر جہت سے بابرکت نتائج کا حامل ہو اور اس نے اپنے جو نقوش ہمارے قلوب و اذہان پر ثبت کئے ہیں۔ وہ دیرپا ثابت ہوں تاکہ ہم آئندہ اس سے بھی کہیں زیادہ وسیع پیمانہ پر سالانہ اجتماعات کا انعقاد کر سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

خصوصی شکریہ احباب

اس موقعہ پر ہم ایسے تمام بزرگان کے تہ دل سے مشکور ہیں جنہوں نے ہماری درخواست پر اپنی از حد مصروفیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں صدارت اور ججز کے فرائض انجام دیئے۔ اسی طرح اُن تمام بزرگان و احباب کا دلی شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے جنہوں نے نہ صرف یہ کہ اجتماع کے ہنگامی انتظامات کی غرض سے مجلس کو خصوصی عطیات سے نوازا بلکہ امتیاز پانے والے خدام و اطفال کی حوصلہ افزائی کی غرض سے اپنی گرہ سے خصوصی انعامات بھی مرحمت فرمائے۔ اللّٰھم زد فزد۔

اخبار قادیان

٭۔۔ مکرم مشتاق احمد صاحب آف ماریشس مورخہ ۲۶/۵ کو بعد زیارت مقامات مقدسہ واپس تشریف لے گئے۔ ٭۔۔ مکرم عبدالمنان صاحب آف ماریشس مورخہ ۲۶/۵ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲/۶ کو واپس تشریف لے گئے۔ ٭۔۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ایتی ناظر دعوۃ و تبلیغ بعض جماعتی امور کے سلسلہ میں مورخہ ۲۹/۵ کو مدراس کے لئے روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے آمین۔ ٭۔۔ مورخہ ۲۸/۵ کو پری انجینئرنگ اور پری میڈیکل کے نتائج نکلے جن میں علی الترتیب عزیزم نصیر احمد صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش سیکنڈ ڈویژن میں اور عزیزم زاہد احمد صاحب ابن حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ دونوں عزیزان کی کامیابی باعث برکت بنائے۔ آمین۔

دارجلنگ شہر اور مغربی بنگال کی دیگر جماعتوں کا کامیاب تبلیغی وتربیتی دورہ

اٹھ افراد کا قبول احمدیت

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی مغربی بنگال کی متعدد جماعتوں میں تبلیغی وتربیتی سالانہ جلسوں کا پروگرام بنایا گیا۔ اسی موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعد از اجازت جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ، دارجلنگ شہر میں بغرض تبلیغ جانے کا پروگرام طے ہوا۔ اس کے مطابق خاکسار انچارج مبلغ کلکتہ۔ مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب مبلغ مرشدآباد اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے، جنہوں نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک وقف عارضی کے تحت دو ہفتے وقف کئے تھے، مورخہ ۳ مئی کو کلکتہ سے روانہ ہو کر ۴ مئی شام کو دارجلنگ شہر پہنچے۔ سلی گوڑی سے دارجلنگ تک کا سفر بعض اعتبار سے ناقابل فراموش تھا۔ Toy Train پہاڑی پر بل کھاتے ہوئے راستوں پر آہستہ آہستہ پھسلتی ہوئی جیسے جیسے منزل کی طرف بڑھ رہی تھی ویسے ہی موسم بھی سرد ہوتا جا رہا تھا۔ نیز قدرت کے حسین مناظر دیکھ کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر زبان پر جاری ہو جاتا ؎

ہے عجب جلوہ تیری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے تیرے دیدار کا

دارجلنگ پہاڑ کے دامن میں پرسکون خوبصورت شہر ہے۔ جس کو کسی بھی اونچے ٹیلے پر کھڑے ہو کر دیکھا جائے تو تمام شہر ایک ہی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے۔ چاروں طرف سرسبز چائے کے کھیتوں سے گھرا ہوا یہ شہر جہاں ساٹھ فیصد سے زائد صرف ہوٹل اور ریسٹورانٹ ہیں۔ جو دنیا بھر کے سیاحوں سے سارا سال بھرے رہتے ہیں۔ اس شہر میں یوں تو ہر مذہب کے لوگ پائے جاتے ہیں تاہم عیسائی زیادہ ہیں اور تین ہزار سے زائد مسلمانوں کی آبادی ہے۔ دو خوبصورت کشادہ مسجدیں ہیں۔

اس اجنبی شہر میں دوسرے روز جب صبح ہم تبلیغ کے لئے نکلے تو کچھ دیر تک تو اونچی نیچی سڑکوں پر گھومتے رہے۔ شیروانی، شلوار اور سر پر پگڑی، شاید اس وضع کا آدمی اس شہر کے لوگوں نے نہیں دیکھا تھا یا کبھی کبھار دیکھنے میں آتا ہو گا۔ اسی لئے ہر نگاہ میری طرف اٹھ جاتی تھی۔ اور کئی ایک لوگ راہ چلتے ہمارا اتہ پتہ دریافت کرنے لگتے۔ ہمیں بھی ایسے ہی لوگوں کی ضرورت تھی۔ اپنے تعارف کے ساتھ ساتھ ہمیں امام مہدی کا پیغام پہنچانے کا موقعہ مل جاتا۔ اور کئی بار ایسا بھی ہوا کہ بیسیوں نوجوان خان چاچا، خان چاچا کہتے ہوئے ہمارے پاس سے گزر جاتے۔!

جب ہم چلتے چلتے کافی تھک بھی گئے اور یہ احساس بھی ہو رہا تھا کہ جس مقصد سے ہم یہاں آئے تھے، ہنوز اس میں کامیابی نظر نہیں آتی۔ ہمارے پاس کافی لٹریچر تھا جو اب ہمیں بوجھ معلوم ہونے لگ گیا۔ ہم تینوں ایک جگہ سستانے کے لئے کچھ دیر بیٹھ گئے اور خدا تعالیٰ سے دعا کرنے لگے کہ اے خدا ہم مسیح محمدی کے غلام ہیں تو خود ہماری مدد فرما تا یہاں کے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک تیرے مسیح کا پیغام پہنچا سکیں۔ ہم ادھر دعا سے فارغ ہوئے ادھر ہمارے سامنے سے دھند غائب ہوئی اور سامنے ہی گورنمنٹ کالج کی عمارت نظر آئی۔ باہم مشورہ سے ہم نے فیصلہ کیا کہ کالج میں پرنسپل صاحب سے ملاقات کریں۔ چنانچہ کالج پہنچے اور سیدھے پرنسپل صاحب کے آفس میں داخل ہوئے۔ موصوف نہایت تپاک سے ملے۔ اپنا تعارف کرانے کے بعد ہم نے تبلیغ شروع کی۔ چند منٹ کی گفتگو سے پرنسپل صاحب جو ہندو تھے ہم سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اسی دوران جو بھی پروفیسر صاحبان آفس میں داخل ہوئے پرنسپل صاحب انہیں بیٹھنے کا حکم دیتے اور کہتے کہ ان کی باتیں سنو۔ ہر ایک سے ہمارا تعارف خود کراتے۔ اسلام کی حسین اور امن بخش تعلیم کو سن کر تمام حاضرین بے حد متاثر ہوئے آخر میں پرنسپل صاحب نے فرمایا۔ میرا ذاتی تاثر اسلام کے بارے میں یہی تھا کہ اسلام ایک ظالم اور جابر مذہب ہے اور اس کی طاقت ہمیشہ تلوار رہی ہے اور دوسرے مذاہب اور ان کے پیشواؤں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے لیکن آج آپ لوگوں کی باتیں سن کر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ اگر حقیقت میں یہی اسلام ہے جس کی آپ نے ترجمانی کی اور بتایا کہ وہ تمام انسانوں کو برابر سمجھتا ہے۔ سب مذاہب کی عزت وتکریم کرتا ہے اور باہم محبت اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے تو بلاشبہ یہی وہ زریں اصول اور امن بخش تعلیم ہے جس سے دنیا میں شانتی پیدا ہو سکتی ہے۔ پرنسپل صاحب نے ہم سے پرزور خواہش ظاہر کی کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ باتیں ہمارے طالب علم بھی سنیں۔ چنانچہ آپ نے فلاسفی کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ سے مشورہ کے بعد دوسرے روز یعنی مورخہ ۶ مئی کو ۱۱ بجے ہمیں اپنے ہاں تقریر کرنے کی دعوت دی۔

اس موقعہ پر خاکسار نے جناب پرنسپل صاحب کی خدمت میں کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیگر لٹریچر پیش کیا۔ جسے موصوف نے بخوشی قبول کیا اور کالج کی لائبریری میں جملہ کتب رکھنے کو کہا۔ پرنسپل صاحب نے مزید بتایا کہ مذہب اسلام کی کوئی کتاب ہماری لائبریری میں ابھی تک موجود نہیں۔ چنانچہ اسی وقت جس قدر کتب ہمارے پاس موجود تھیں، ان کی ایک ایک کاپی اسی وقت لائبریری میں رکھوائی گئی۔

یہاں سے فارغ ہو کر ہم واپس اپنی قیامگاہ آ رہے تھے کہ راستے میں ڈسٹرکٹ لائبریری دیکھ کر خیال آیا کہ کیوں نہ یہاں بھی کتابیں رکھوائی جائیں۔ چنانچہ لائبریرین سے ملاقات کی گئی انہوں نے بھی خوشی سے ہماری کتب کا تحفہ یہ کہہ کر قبول کیا کہ اس لائبریری میں اب تک اسلام سے متعلق کوئی کتاب نہیں تھی۔ بعدہٗ جب ہم نے زبانی تبلیغ کی اور موجودہ زمانے کے اوتار کا پیغام سنایا تو وہ اور ان کا اسٹاف بے حد متاثر ہوا۔ لائبریرین نے بتایا کہ جو نئی کتاب ہمارے پاس آتی ہے ہم اس کی خاص طور پر چند روز نمائش کرتے ہیں (چنانچہ ان دنوں سودیشی کی کتابوں کی نمائش چل رہی تھی۔) ہم آپ کی کتابوں کی بھی نمائش کریں گے اور جلی حروف میں لکھ کر رکھیں گے کہ یہ کتب ہمیں جماعت احمدیہ کی طرف سے تحفۃً ملی ہیں۔ لائبریرین ہماری کتابوں کو حیرت سے دیکھتا جاتا اور ایک ایک کا نام پڑھتا مثلاً "مسیح ہندوستان میں" "مسیح کہاں فوت ہوئے"۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" "قبر مسیح"۔ "حضرت مسیح کے بارے میں جدید انکشافات" وغیرہ وغیرہ اور ساتھ ساتھ کہتا جاتا، بالکل نیا ناٹک ہے۔ لوگ بہت دلچسپی سے ان کتب کا مطالعہ کریں گے۔

اگلے روز مورخہ ۶ مئی کو ٹھیک گیارہ بجے ہم کالج پہنچے۔ وائس پرنسپل صاحب اور دیگر پروفیسر صاحبان نے پرتپاک استقبال کیا۔ لیکچر ہال طلباء وطالبات سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جناب وائس پرنسپل صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے فلاسفی کے ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ نے ہمارا مختصر تعارف کرایا بعدہٗ پہلی تقریر خاکسار نے ہندی میں کی۔ عنوان تھا "عالمگیر مذہب اور موعود اقوام عالم" تشہد وتعوذ کے بعد سب سے پہلے خاکسار نے ہستی باری تعالیٰ کے چند دلائل پیش کئے۔ پھر انبیاء کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے اسلام و دیگر مذاہب کی تعلیمات کا موازنہ پیش کر کے اسلام کا عالمگیر مذہب ہونا ثابت کیا۔ اور آخر میں اسلام اور دیگر مذاہب کی مقدس کتب سے اس زمانہ کی علامات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے بیان کردہ موعود کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس زمانہ کے موعود اوتار موعود رشی اور موعود مسیح و مہدی کی آمد کی خوشخبری سنائی۔ خاکسار کی یہ تقریر خدا کے فضل سے ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

دوسری تقریر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کی انگریزی زبان میں تھی۔ آپ نے اپنے نصف گھنٹے کے لیکچر میں اسلامی مساوات، جملہ پیشوایان مذاہب کی صداقت اور عزت وتکریم، دنیا میں پائیدار امن پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ زریں اصولوں کو پیش کیا۔

بعدہٗ فلاسفی کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ نے ہماری تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ان دو معزز مہمانوں نے اپنی تقریر میں ایسے حقائق پیش کئے ہیں یعنی خدا ایک ہے۔ تمام انسان برابر ہیں۔ تمام مذاہب اور ان کے اوتار ایک خدا کی طرف سے آئے تھے اور سچے تھے۔ ان تینوں اصولوں کو اگر دنیا اپنا لے تو ہر قسم کا جھگڑا ختم ہو سکتا ہے اور دنیا سے بے اطمینانی اور بدامنی ختم ہو سکتی ہے۔ ورنہ ہوتا یہ ہے کہ ہر مذہب والا دوسروں پر کیچڑ اچھالتا اور اس کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتا ہے جس سے آپس میں نفرت اور دشمنی بڑھتی ہے۔ آخر میں صدر جلسہ نے شکریہ کے ساتھ اعلان کیا کہ ہمارے معزز مہمانوں کے پاس ان کے مشن کی کتابیں ہیں جو طلباء پڑھنے کا شوق رکھتے ہوں وہ لے سکتے ہیں۔ چنانچہ جلسہ کے اختتام پر پروفیسر صاحبان اور طلباء وطالبات نے کتابیں حاصل کیں۔ بعض طالبات نے سوالات بھی کئے جس کا خدا کے فضل سے نہایت تسلی بخش جواب دیا گیا۔ فلاسفی کے ایک ہونہار اسٹوڈنٹ نے بہت سے سوالات کے ساتھ جنت و دوزخ کے بارے میں بھی سوال کیا کیونکہ بقول ان کے کسی مذہب کے جواب سے

اس کو تسلی نہیں ہوئی ۔ چنانچہ جب خاکسار نے اس کو بتایا کہ اسلامی فلاسفی کی رُو سے دوزخ بالکل اس ہسپتال کی طرح ہے جہاں مریض کو اس کی بیماری کا علاج کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے ۔ تاکہ صحت یاب ہو کر وہ دنیوی نعمتوں سے صحیح رنگ میں لطف اندوز ہو سکے ۔ تو اس جواب پر وہ بہت خوش ہوا ۔ اور بڑے جوش سے کہنے لگا کہ ایسے دوزخ سے کون انکار کر سکتا ہے ۔ جس کے ساتھ جنت کی اصل حقیقت اور خوبی واضح ہو جاتی ہے ۔

دارجلنگ میں ہمارا صرف دو دن اور تین رات کا قیام رہا ۔ اس دوران خدا کے فضل سے وہاں کے متعدد دوکانداروں ، ہوٹلوں کے مالکان ۔ سرکاری افسران اور عام لوگوں میں خوب تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا ۔ بہت سے کشمیری ، تبتی اور یو ۔ پی و بہار کے مسلمانوں کو تبلیغ کی ۔ دارجلنگ کے چڑیا گھر کے ڈائریکٹر و ڈپٹی ڈائریکٹر کو بھی لٹریچر دیا گیا ۔

مورخہ ۷ر مئی کو صبح ہماری واپس روانگی تھی ۔ مگر کچھ ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک روز قیام رہا جہاں خدا کے فضل سے ۸۰ سے زائد احمدی افراد ہیں ۔ یہاں رات کو مکرم مولوی عبد المطلب صاحب کی زیر صدارت تبلیغی و تربیتی اجلاس ہوا ۔ مکرم فضل کریم صاحب کی تلاوت کے بعد خاکسار و مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے تبلیغی و تربیتی امور پر تقاریر کیں اور آخر میں مقامی مجلس عاملہ کا انتخاب کرایا گیا ۔

مورخہ ۸ر مئی کو کھورگاچھی پہنچے جہاں ہمارے صرف ایک احمدی دوست رہتے ہیں ۔ رات کو انہوں نے اپنے گھر پر گاؤں کے ۳۰ ۔ ۳۵ سمجھدار و معزز دوستوں کو بلایا ۔ چنانچہ ہم تینوں ممبران وفد نے باری باری وفاتِ مسیحؑ ۔ مقام خاتم النبیینؐ ۔ اور امام مہدی کا ظہور عناوین پر تقاریر کیں ۔ اور رات گئے تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا ۔ خدا کے فضل سے حاضرین پر اچھا اثر رہا ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو احمدیت کے نور سے منور کرے ۔ آمین ۔

۹ر ۱۰ر ۱۱ر مئی کو علی الترتیب لکھی نارائن پور ۔ گانتھلا ۔ اور کریسنٹا میں قیام رہا ۔ خدا کے فضل سے ان تینوں مقامات پر بھی خوب تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا ۔ گانتھلا میں سات افراد اور کریسنٹا میں ایک فرد نے احمدیت قبول کی ۔ گانتھلا کے سات نو مبائعین میں سے ایک نوجوان مکرم سمس الاسلام صاحب نے مسجد کے لئے زمین کا ایک قطعہ تحفہ دیا ۔ اور باقی افراد نے مسجد تعمیر کرنے کے سلسلہ میں تیاری ظاہر کی کہ کسی قدر ذمہ داری ہم اٹھائیں گے ۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔

مورخہ ۱۲ر ۱۳ر مئی کو جماعت احمدیہ چیندائی میں قیام تھا ۔ ۱۲ر مئی بروز جمعرات بوقت شب ایک تبلیغی جلسے کا وسیع پیمانے پر اہتمام کیا گیا

جلسہ میں ڈیڑھ صد سے زائد غیر احمدیوں نے شرکت کی ۔ مکرم محمد سلمان صاحب صدر جماعت نے صدارت کی ۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی عبد المطلب صاحب ، خاکسار اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے باری باری تقاریر کیں ۔ جن میں جماعت احمدیہ کے عقائد و تعلیمات اور غیر احمدی علماء کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا گیا ۔ دوسرے روز بھی تمام دن خوب تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا ۔ کافی دوستوں کو بیحد متاثر پایا ۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے سینوں کو احمدیت کے لئے کھول دے ۔ اور حقیقی اسلام کے نور سے انہیں منور کرے ۔

۱۴ر مئی کو ہمارا وفد امام نگر پہنچا ۔ جہاں بعد نماز مغرب ایک تربیتی اجلاس کے بعد مقامی مجلس عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا ۔

آخری قیام اس دورہ کا جماعت احمدیہ کیتھا میں تھا جہاں بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت ایک کامیاب تبلیغی جلسہ منعقد ہوا ۔ مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سنائی بعدہٗ مکرم مولوی جہاندار حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ کیتھا نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی جس کے بعد یکے بعد دیگرے تقاریر ہوئیں ۔

مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب نے "مقام خاتم النبیینؐ" کے عنوان پر ۔ مکرم مولوی عبد المطلب صاحب نے "امام مہدی کا ظہور" مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے "جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک" بیان کیا ۔

صدارتی تقریر میں خاکسار نے جماعت احمدیہ کی تعلیم و عقائد کو پیش کیا ۔ اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

جملہ قارئین کرام و بزرگان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہترین نتائج برآمد فرماوے اور ہماری ان حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے ۔ آمین ۔

درخواستِ دعا

محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ کو ایک عرصہ سے ذیابیطس شکری اور لو بلڈ پریشر کے عوارض سے تکلیف چلی آتی ہے ۔ اس کے باوجود آپ سلسلہ کی خدمت بڑی محنت اور جانفشانی سے بجا لا رہے ہیں ۔ مورخہ یکم جون ۷۷ء کو صدر انجمن احمدیہ کے اجلاس کے دوران ہی موصوف کا اچانک بلڈ پریشر بڑھ گیا ۔ فوری طبی امداد پہنچائی گئی ۔ اگرچہ اب آپ کی طبیعت پہلے سے قدرے بہتر ہے تاہم کمزوری بہت ہے ۔ احباب محترم موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور ہر طرح آپ کا حافظ و ناصر ہو اور لمبی عمر دے ۔ آمین ۔ (ایڈیٹر بدر)

دو عظیم جماعتی صدمے ۔ بقیہ اداریہ صفحہ ۲

کو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے ۔ اخبار بدر کی کسی آئندہ اشاعت میں بطور تبرک اسے نقل کیا جائے گا ۔

الغرض بہت تھوڑے ہی دنوں کے وقفہ کے ساتھ جماعت کی دو جلیل القدر ہستیوں کا جدا ہو جانا جماعت کے لئے عظیم صدمہ ہے ۔ لیکن اسلامی تعلیم کے مطابق ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو خدائے بزرگ و برتر نے سبھی مومنوں کو ایسے تمام مواقع پر کہنے کا ارشاد فرمایا ہے ۔ یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ یہ جامع قرآنی الفاظ محض لفظی تلقین ہی نہیں بلکہ اپنے اندر ایک عظیم فلسفہ اور بہت بڑا درس رکھتے ہیں ۔ کہ یہ دنیا فانی ہے اور فانی انسان نے بہرحال آج نہیں تو کل اس جہان کو چھوڑ جانا ہے ۔ یہ دنیا مومن کے لئے ایک عارضی مقام ہے ۔ اس کا مستقل ٹھکانہ ایک دوسرا مقام ہے جو موت کی وادی کو پار کرنے کے بعد ملتا ہے ۔ جو کوئی بھی اس دنیا میں آیا اس نے آج نہیں تو کل اسے چھوڑ کر اپنے ابدی مقام کی طرف سفر کرنا ہے ۔ کوئی پہلے چل دیا اور کوئی بعد میں ملنے والا ہے ۔ اس جہان سے سفر کر جانے والے بزرگوں اور عزیزوں کی جدائی سے صدمہ پہنچنا ایک طبعی امر ہے ۔ لیکن ایک مومن کا مقام رضا بالقضاء کا ہے ۔ اس لئے ہم خدائے بزرگ و برتر کے فیصلہ کو شرح صدر سے قبول کرتے ہوئے جہاں اپنے سے پہلے یہاں سے کوچ کر جانے والوں کے حق میں دعا گو ہیں کہ انہیں خدا کی رضا حاصل ہو اس کا قرب میسر آئے اسی طرح اپنے لئے بھی اس کی جناب سے دعا کرتے اور دل میں تمنا رکھتے ہیں کہ جب ہمارے لئے بھی اس کا آخری پیغام آوے تو ہمیں بھی اس کی رضا حاصل ہو ۔ اس کی رحمتوں کے سایہ اور پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ ملے ۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

گذشتہ رات عزیزم مرزا مبشر احمد سلمہٗ کا فون انگلستان سے آیا ہے کہ بفضل اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ صحتیاب ہو کر ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں ۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔ بہت سے احباب جماعت اور بزرگوں نے عزیزم مبشر احمد کے لئے بڑے پیار اور محبت سے درد دل سے دعائیں کی ہیں ۔ یہ عاجز ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔ خاکسار سب احباب کی خدمت میں پھر عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ دعائیں فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کے بعد عزیزم مبشر احمد کو اصل بیماری سے کامل شفا عطا فرمائے اور عزیزم کو ایف آر سی ایس کے امتحان میں نمایاں کامیابی دے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔ آپ کا بھائی : ڈاکٹر مرزا منور احمد
۲۲-۵-۷۷

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیڈر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
مکھنیا بازار ۳۹/۳/۳

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. Colony MADRAS
PIN. 600004.
PHONE :- 76350.

فہرست نمبر ۸

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی مئی ۱۹۷۷ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۰ء (ہجرت ۱۳۵۶ ہش تا شہادت ۱۳۵۹ ہش) نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل و کرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ بکھوڑ (بہار)

صدر جماعت: مکرم محمد قربان صاحب — سیکرٹری مال: مکرم الحاج عبد المجید صاحب۔

(۲) جماعت احمدیہ اونہ گام (کشمیر)

صدر جماعت و سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ: مکرم خواجہ غلام محمد صاحب۔

سیکرٹری تبلیغ و تربیت: مکرم محمد یوسف صاحب۔

(۳) جماعت احمدیہ رانچی (بہار)

صدر جماعت: مکرم سید سجاد احمد صاحب۔ نائب صدر: مکرم سید تبریز احمد صاحب۔

سیکرٹری مال: مکرم سید اعجاز احمد صاحب۔

(۴) جماعت احمدیہ شموگہ (میسور سٹیٹ)

صدر جماعت و سیکرٹری مال: مکرم ایس۔ ایم۔ جعفر صادق صاحب۔

سیکرٹری تعلیم و تربیت و سیکرٹری تبلیغ: مکرم سید امتیاز احمد صاحب۔

ضروری اعلان بابت شرح چندہ مجلس خدام الاحمدیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کے چندہ کی نئی شرح حسب ذیل ہے:-

(الف) میٹرک تک کے طلباء کے لئے: ۲۵۔۰ پیسے ماہوار

(ب) میٹرک سے اوپر کے طلباء کے لئے: ۵۰۔۰ پیسے ماہوار

(ج) برسر روزگار خدام سے: ایک پیسہ فی روپیہ ماہوار

(یعنی سو روپے ماہانہ آمد ہو تو ایک روپیہ ماہانہ چندہ وصول کیا جائے گا)

جملہ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس شرح کے مطابق وصولی چندہ کا اہتمام کریں۔ اور اس کے مطابق بجٹ تیار کر کے فوری دفتر مرکزیہ میں ارسال کریں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

فارم اصل آمد

نظارت بہشتی مقبرہ کی طرف سے جملہ موصی صاحبان حصہ آمد کی خدمت میں فارم اصل آمد بھجوا دیا گیا ہے۔ موصی احباب کو چاہیئے کہ اپنی گذشتہ سال ۷۷-۱۹۷۶ء کی اصل آمد سے دفتر کو فوراً اطلاع دیں۔ جیسا کہ فارم اصل آمد سے واضح ہے ہر قسم کی آمد مثلاً تنخواہ۔ الاؤنس۔ پنشن۔ پیشہ کی آمد۔ تجارت۔ وکالت۔ ڈاکٹری۔ زراعت۔ ٹیوشن وغیرہ شامل ہیں۔ جب تک فارم پر ہو کر واپس نہیں آجاتا کھاتہ مکمل نہیں ہو سکتا۔ اور حساب کو آخری شکل نہیں دی جا سکتی۔ بعض موصی صاحبان ایسے بھی ہیں جن کی طرف سے کئی کئی سال سے فارم اصل آمد واپس نہیں آئے۔ ایسے موصی صاحبان سے گزارش ہے کہ اگر ایسے موصی صاحبان کی زندگی میں یا بعد از وفات کسی قسم کی مشکلات پیش آئیں تو اس کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔ لہذا ایسے موصیان فارم میں درج شدہ ماہوار کی آمد سے مطلع کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد

"لندن میں خدا کا گھر" اور تحریک جدید

از مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید قادیان

آج سے چونسٹھ سال پہلے جماعت احمدیہ کی طرف سے انگلستان میں تبلیغی مساعی شروع ہوئیں۔ انگلستان مسیحیت کا سب سے بڑا گڑھ تھا۔ اور اس کے بادشاہ یا ملکہ کا لقب (مسیحی) دین کا محافظ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس وقت جبکہ وہاں کی سلطنت دنیوی لحاظ سے عظیم ترین پُرشوکت سلطنت تھی۔ اور اس کے جاہ و جلال کی گرد تک کو کوئی حکومت نہ پہنچی تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ رؤیا دکھائی کہ آپ وہاں تقریر فرما رہے ہیں اور سفید پرندے آپ نے پکڑے ہیں۔ حضور نے اس وقت کی حکمران ملکہ وکٹوریہ کو تبلیغ کی خاطر دو کتب تصنیف فرمائیں۔ اور ان کو بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ایک ننھے سے بیج کو ترقی دے کر ایک تناور درخت بنا دیتا ہے۔ یہی صورت حال جماعت احمدیہ کی ہے۔ جماعت احمدیہ نے جنوری ۱۹۲۰ء میں اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے لندن میں تعمیر مسجد کے لئے اپنے اموال نچھاور کئے۔ اس بارے میں امرتسر کے ایک مسلم اخبار "وکیل" نے اپنی ۱۰ فروری ۱۹۲۰ء کی اشاعت میں "لندن میں خدا کا گھر" کے زیر عنوان لکھا کہ:-

"ایک مدت گزری لندن میں خانہ خدا کی تعمیر کا سوال اٹھایا گیا تھا۔ اور اس کی تکمیل کے لئے بڑے بڑے ارادے کئے گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسلمین اور امیر افغانستان اور دیگر والیان تاج و تخت کے علاوہ بیشمار دیگر افراد قوم نے بھی اس میں عملی مدد دی تھی۔ اور لوگوں کے ذوق و شوق سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ بس لندن میں مسجد کی تعمیر کوئی دن کی بات ہے مگر آج اس تحریک کا کہیں نشان بھی نہیں ہے ——— ہم احمدیہ جماعت کی ہمت بلند کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جس نے اس سوال کو اب پھر اٹھایا ہے کہ تیس ہزار روپیہ کی رقم ایک ہی ہفتہ کے اندر چند مقامات کے احمدیوں نے فراہم کر دی ہے۔ اور اس وقت تک قریباً نصف لاکھ کا چندہ ...... ہو چکا ہے ..... زمین ...... کی قیمت سوا لاکھ روپیہ اندازہ کی گئی ہے ...... (مطلوبہ) پانچ چھ لاکھ روپیہ (جماعت احمدیہ) کی ہمت کو دیکھتے ہوئے یقین ہے کہ بہت جلد جمع ہو جائے گا۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیوی لحاظ سے کمزور جماعت احمدیہ کو ۱۹۲۶ء میں اس مسجد کو قلب یورپ لندن میں مکمل کرنے کی توفیق ملی جو اس وقت اسلام کا ایک بہترین تبلیغی مرکز ثابت ہو رہا ہے۔ اور وہاں سے اسلامی شعاعیں دنیا کے ہر چہار گوشہ میں بھی پہنچ رہی ہیں۔ اور وہاں کے احمدی احباب لاکھوں روپیہ سالانہ اشاعت اسلام کے لئے پیش کرتے ہیں۔ برطانیہ عظمیٰ اور دیگر براعظموں میں تحریک جدید کے ذریعہ اسلام کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ اور جماعت احمدیہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔

قریب میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندہ تحریک جدید کے موجودہ بڑھوتی کو اطمینان بخش قرار نہیں دیا۔ کیونکہ تکمیل اشاعت اسلام کے عظیم کام کے لئے ابھی بہت زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدارو! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے۔ اور تحریک جدید میں حصہ لیکر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے؟"

اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو حسب حیثیت چندہ تحریک جدید میں اضافہ کی توفیق دے۔ آمین۔